REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۱　شمارہ ۱۸

ہفت روزہ بدر قادیان

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۱ رجب ۱۴۰۲ھ　۶ ہجرت ۱۳۶۱ ہش　۶ مئی ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۴ شہادت (اپریل) کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہنوز اسلام آباد ہی میں قیام فرما ہیں نیز یہ کہ:
"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب اور پیارے آقا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید سے نوازے۔ آمین۔

قادیان ۳ ہجرت (مئی) — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

کلکتہ بک فیئر میں جماعت احمدیہ کلکتہ کا تبلیغی سٹال

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج (کلکتہ)

گزشتہ سات سال سے کلکتہ پبلشرز اینڈ بک سیلرز گلڈ کی طرف سے ہر سال کتابوں کا ایک عظیم الشان میلہ "کلکتہ بک فیئر" کے نام سے لگایا جاتا ہے۔ جس میں مختلف زبانوں، مضامین اور علوم سے متعلق کتابوں کے علاوہ مذہبی کتابوں کے سٹال بھی لگائے جاتے ہیں۔ خدا کے فضل سے مسلسل پانچ سال سے جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے بھی اس میلہ میں ایک تبلیغی سٹال لگایا جاتا ہے۔ اس سال یہ نمائش ۱۹ تا ۲۸ مارچ دس روز کے لئے منعقد ہوئی۔ جس میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے ہمارے تبلیغی سٹال کی چند امتیازی خصوصیات اور جھلکیاں درج ذیل ہیں:-

(۱) گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ہمارے سٹال کے لئے دو سو سکوائر فٹ رقبہ پر مشتمل نہایت موزوں جگہ الاٹ ہوئی۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات اژدہام کے سبب لوگوں کا سٹال میں داخل ہونا بھی مشکل ہو جاتا رہا۔

(۲) ہمارے اندازے کے مطابق سب سے زیادہ زبانوں میں کتابیں ہمارے ہی سٹال میں دستیاب تھیں۔ اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ پنجابی۔ بنگلہ کے علاوہ اڑیہ۔ تامل۔ ملیالم۔ گجراتی۔ سندھی اور تلنگو زبانوں کی کتابیں ایک خاص ترتیب سے بڑے بڑے الماری نما ریکوں میں سجی ہوئی تھیں۔ واضح رہے کہ کلکتہ ایک ایسا شہر ہے جہاں مختلف زبانوں کے سمجھنے اور بولنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔

(۳) سٹال کے گیٹ پر جلی حروف میں تین زبانوں اردو۔ انگریزی اور بنگلہ میں کپڑوں کے بینرز خاص قرینہ سے آویزاں کئے گئے۔ سب سے اوپر "احمدیہ مسلم انٹرنیشنل" اور کلکتہ مشن کا ایڈریس۔ دائیں طرف "وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ" اور "اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ"۔ بائیں طرف "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ نیچے گیٹ کے دائیں ستون پر خوبصورت "منارۃ المسیح" قد آدم سائز میں اور گیٹ کے بائیں ستون پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کے ساتھ آپ کی وہ عظیم الشان پیشگوئی جلی حروف میں لکھ کر آویزاں کی گئی جو جماعت کی ترقی و غلبہ اسلام کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ میرے سلسلہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(۴) دوکان کے اندر بالکل سامنے دیوار پر جلی حروف میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مع ترجمہ ایک کالے کپڑے پر لکھ کر لگایا گیا۔ علاوہ ازیں کم و بیش دو صد مختلف تبلیغی مناظر۔ بیرونی ممالک کے دیار التبلیغ مساجد۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ۔ امریکہ اور مغربی افریقہ کے ایمان افروز مناظر اور ساڑھے سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد سپین کے سنگ بنیاد اور تکمیل کی تصاویر نہایت ترتیب اور قرینہ سے سجائی گئیں۔ جلی حروف میں قطعات اور اہم اقتباسات لکھ کر لگائے گئے۔ نیز پندرہ سے زائد بیرونی ممالک کے اخبارات و رسائل کے نمونے آویزاں کئے گئے۔ قرآن عظیم کی دنیا کے کناروں تک اشاعت کا مختصر خاکہ تصویری زبان میں دکھایا گیا چنانچہ مندرجہ بالا خصوصیات کے باعث ہمارا سٹال اس قدر پرکشش رہا کہ دس سے زائد اخباری نمائندوں اور فوٹو گرافرز نے اس میں گہری دلچسپی لی۔ تصاویر کو دیکھنے کے بعد اکثر کا اشتیاق اس قدر بڑھ جاتا کہ سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو کر ہمیں تبلیغ کا موقعہ مل جاتا۔

خدا کے فضل سے ہمارے خدام۔ انصار اور اطفال ان ایام میں بہت سرگرم اور مستعد رہے۔ اور انہوں نے تبلیغ کا کوئی موقعہ ضائع نہیں ہونے دیا۔ بعض اوقات تو گھنٹوں تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہتا۔ دوسرے سٹال والوں نے اپنے سٹال پر جہاں موسیقی وغیرہ کا انتظام کیا تھا وہاں ہم نے اپنے سٹال میں ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ تلاوت قرآن مجید۔ نظمیں اور تقاریر سنانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ جو بہت مفید ثابت ہوا۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ عموماً مسلم اور غیر مسلم نوجوان طبقہ میں اسلام و احمدیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا شوق اور جذبہ بہت زیادہ دیکھا گیا۔ اس سال یہ بات بھی نوٹ کی گئی کہ مسلم نوجوان بڑی کثرت سے کتابوں کے میلہ میں آئے۔ اور اسلامی سٹال دیکھ کر وہ بہت حیران بھی ہوتے اور خوش بھی۔!

ایسے احباب جن کی طرف سے کسی بھی رنگ میں مذہبی دلچسپی کا اظہار ہوتا ان کے ایڈریس ایک کاپی پر لئے جاتے رہے۔ بعض نے اپنی نیک خواہشات اور اچھی آراء کا بھی تحریری اظہار کیا۔ ایسے احباب سے انشاء اللہ مستقل رابطہ قائم رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

ایک سرسری سے اندازہ کے مطابق قریباً دو ہزار افراد روزانہ ہمارے سٹال میں آتے رہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶؍ہجرت ۱۳۶۱ ہش

"صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے"

انسانی معاشرہ احساسِ اپنائیت کی غیر مرئی بنیادوں پر استوار ہے۔ یہ لطیف اور نازک احساس ایک طرف انسان کے دل میں اپنوں کے لئے بہت سی نیک اور مخلصانہ خواہشات بیدار کرتا ہے۔ تو دوسری طرف خود اپنے لئے بھی اُن سے کچھ توقعات وابستہ کرتا ہے۔ اور جب تک ان دوطرفہ تقاضوں کی متوازی خطوط پر تکمیل ہوتی رہتی ہے۔ اپنائیت کے رشتے بتدریج مضبوط تر ہوتے جاتے ہیں۔ مگر جہاں کہیں اُن کے توازن میں ذرا سا جھول واقع ہوا۔ وہیں سے جذبات و احساسات کے نازک رشتے مجروح ہو کر آپسی گِلوں اور شکوؤں کا آغاز کر دیتے ہیں۔ ایسے مواقع پر زبان پر آنے والا ہر حرفِ شکایت فریقین کے لئے کسی قدر ناگوارِ خاطر ہونے کے باوجود یہ احساس بھی دیتا ہے کہ تم اپنی نادانی اور جذبات کی برانگیختگی کے باعث وقتی طور پر مجھے خواہ کوئی بھی نام دے لو مگر سچ پوچھو تو میں اپنائیت کے اُسی پاکیزہ احساس اور جذبہ کا آئینہ دار ہوں جو تم دونوں کے دِلوں میں درپردہ ایک دوسرے کے لئے موجود ہے۔

بدر اور اس کے قارئین کا باہمی ربط اور تعلق بھی درحقیقت اسی احساسِ اپنائیت کی دین ہے۔ جس کے پسِ پردہ ایک دوسرے کے لئے نیک خواہشات کے پہلو بہ پہلو بہت سی مخلصانہ توقعات کارفرما ہیں۔ اپنائیت کا یہ احساس جہاں ہمارے قارئین کو اِس بات کا مکمل اختیار دیتا ہے کہ وہ ہر تجربہ سے متعلق اپنی مفید اور سنجیدہ رائے کا آزادانہ اظہار کریں وہاں اس کے نتیجہ میں خود ہمیں بھی یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ ہم قارئین سے اپنی توقعات کو پورا کرنے کا مطالبہ کریں۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ نشست میں ہم نے اپنے محترم قارئین سے یہ شکوہ کیا تھا کہ اُن کی طرف سے اخبار کو قلمی نوعیت کا کما حقہٗ تعاون حاصل نہیں ہو رہا۔ اِس حرفِ شکایت کو نوکِ قلم پر لانے کا اصل مقصد محض تاسف کا اظہار کرنا نہیں تھا بلکہ اپنائیت کے اُس پاکیزہ جذبہ کو پُورے طور پر بیدار کرنا تھا جس کی غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مہم کو آج اشد ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم تمام افراد جماعتِ احمدیہ اُس فتح نصیب جرنیل کی فوجِ ظفر موج کے جانباز سپاہی ہیں جسے تحریر و تقریر کے اس دَور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید و احیاءِ دین اور تکمیلِ اشاعتِ شریعت کی گراں بار ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ اور جسے اِس بابرکت آسمانی مُہم کو سر کرنے کے لئے "سلطان القلم" کے جلیل القدر خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ آسمانی خطاب جہاں حضورؑ کے رفیع الشان رُوحانی منصب و مقام کو نمایاں کرتا ہے، وہاں آپؑ کی اتباع میں خود ہمیں بھی اپنی عظیم جماعتی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتا ہے۔ ان ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جہاں ہم اپنے جماعتی اخبارات و رسائل کے حلقۂ اشاعت کو وسیع کریں وہاں ان کے علمی معیار کو بھی جدید تقاضوں اور ضروریاتِ حقہ سے ہم آہنگ کرنے کی جد و جہد کریں۔ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے بعض تجاویز ہیں۔ مثلاً:—

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق جہاں ہماری جماعت کو بین الاقوامی حیثیت عطا فرمائی ہے وہاں محض اپنے فضل سے افرادِ جماعت کو بھی علم و عمل کے ہر میدان میں حُسنِ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ اگر یہ تمام ماہرینِ علم و فن اپنے مقدس عہدِ بیعت "میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا" کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے اپنے ذوق اور نقطۂ نظر کے مطابق اسلام کی تائید میں قلم اُٹھائیں تو اخبارِ بدر کو بآسانی انتہائی دلچسپ اور معلوماتی مضامین کا مرقع بنایا جا سکتا ہے۔

سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے میں ہمارے اخبارات نے ہمیشہ کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اِس جہت سے آئندہ بھی جماعت کی اہم اور ہمہ گیر مساعی کا اخبار بدر کے صفحات میں ساتھ کے ساتھ محفوظ کیا جانا از بس ضروری ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ بدر کے تمام صفحات کو دوسرے روزناموں کی طرح صرف اخباری رنگ دے دیا جائے۔ مبلغینِ کرام اور عہدیدارانِ جماعت جس طرح اپنی ہر تبلیغی اور تربیتی کارکردگی کو بغرضِ اشاعت ادارہ بدر کو بھجوانے میں مستعدی اور سرگرمی سے کام لیتے ہیں اِسی طرح اگر وہ علمی اور تحقیقی مضامین کے لکھنے کی طرف بھی متوجہ ہوں تو جماعت کی ایک اہم ضرورت بخوبی پوری ہو سکتی ہے۔

بدر کی افادیت میں اضافہ کے پیشِ نظر ہماری دِلی خواہش ہے کہ ہر شمارہ میں قارئین کے دینی، علمی اور معاشرتی مسائل پر مشتمل سوالات کے جواب کے لئے چند کالم مختص کئے جائیں۔ اِس سلسلہ میں قارئین کی طرف سے دلچسپی کا اظہار ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے جیّد علماء کرام سے مستقل رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اخبار کے کچھ کالم "ہماری تاریخ" کے عنوان کے لئے بھی مخصوص کئے جا سکتے ہیں۔ تاکہ نو واردینِ سلسلہ بالخصوص نئی نسل ان سے استفادہ کر سکے۔ اس کے لئے ہمیں اپنے قارئین کے مخلصانہ تعاون اور مفید مشوروں کی ضرورت ہے۔ اُمید ہے کہ قارئین اپنی مفید اور قیمتی آراء بھجوانے میں بخل سے کام نہ لیں گے۔

چوتھے ایسے قارئین جو مطالعۂ اخبار کا ذوق رکھنے کے ساتھ ساتھ تبلیغ و اشاعتِ دین کا بے پناہ جذبہ بھی رکھتے ہیں مگر کسی وجہ سے اپنے خیالات کو صفحۂ قرطاس پر منتقل نہیں کر سکتے اُن کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے وہ ہمیں اپنی خصوصی دُعاؤں سے نوازیں کہ ہمارا سب سے مؤثر اور کارگر ہتھیار دُعا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور ذرّہ نوازیوں کے طفیل ہم سب خُدّامِ سلسلہ کو اس رنگ میں خدمتِ دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی نگاہ میں مقبول اور بارآور ہو۔ آمین اللّٰھم آمین!

آخر میں امید ہے کہ ان تمام گزارشات کے جواب میں ہمیں اپنے محترم قارئین اور کرم فرماؤں کا خلوص عملی تعاون حاصل ہوگا!! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ۔

خورشید احمد انور

ایک طالبِ بخشش اپنے مولا کے حضور

ترے حضور دُعاؤں میں کیوں لگا نہ رہوں
ستم رسیدہ ہوں سجدے میں کیوں پڑا نہ رہوں

ملے نہ مژدہ ترے عفو کا مجھے جب تک
تمام رات ترے در پہ کیوں کھڑا نہ رہوں

ترا ہی بندۂ ناچیز ہوں میں جب، پیارے!
تو بن کے کیوں میں ترا عبدِ باصفا نہ رہوں

وہ دِن چڑھے ہی نہ مجھ پر کبھی مرے خالق
کہ جب میں راہروئے راہِ مصطفیٰ نہ رہوں

جہاں میں حامی و ناصر ہے جب مرا تُو ہی
تو کیوں میں تیرا ہی اِک مردِ باوفا نہ رہوں

ہے جس نبیؐ نے کیا آشنا مجھے تجھ سے
ہمیشہ بن کے میں کیوں اُس کی خاکِ پا نہ رہوں

جب اُس کا عاشقِ صادق ہی تجھ کو ہے محبوب
تو اُس کے عشق میں پھر کیوں میں مُبتلا نہ رہوں

محمد صدّیق امرتسری
سابق مبلغِ اسلام مغربی افریقہ و انگلستان

خطبہ جمعہ

اجتماعی زندگی اور بقاء کیلئے ضروری ہے کہ جانے والوں کے بعد اُن کی قائم مقام نسل پیدا ہوتی رہے

دین حق کو اُس کے انتہائی عروج تک پہنچانے کے لئے سلسلہ کو واقفین زندگی چاہئیں اور جلد چاہئیں!

اگر ہم نے اس وقت صورت حال کا اندازہ نہ کیا تو سخت نقصان پہنچ سکتا اور دھکا لگ سکتا ہے!!

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲ صلح ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (الملک آیت : ۲-۳)

اور پھر فرمایا:-

" انسانی زندگی میں، زندگی، موت اور ابدی زندگی کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے جاری کیا۔ اس کا ایک تعلق تو افراد سے ہے۔ اور ایک بڑا ہی اہم تعلق جماعت سے ہے یا اُمتِ مسلمہ سے ہے۔ اُمتِ مسلمہ نے اپنی

چودہ سو سالہ زندگی

میں اس حقیقت کو فراموش نہیں کیا تھا کہ اجتماعی زندگی، اُمتِ مسلمہ کی زندگی اور بقاء کے لئے یہ ضروری ہے کہ جانے والوں کے بعد اُن کی قائمقام نسل پیدا ہوتی رہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ زمانہ جسے فیجِ اعوج کا زمانہ کہا جاتا ہے جس زمانہ میں بظاہر اسلام انتہائی کمزوری اور تنزل میں ہمیں نظر آتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی ٹھاٹھیں مارتے دریا کی طرح

خدا تعالےٰ کے مقربین کا گروہ

ہمیں نظر آتا ہے۔ اُمتِ مسلمہ نے کبھی یہ نعرہ نہیں لگایا کہ خالدؓ مر گئے اور اُن کے بعد کوئی خالدؓ پیدا نہیں ہوگا۔ محمد بن قاسم اس جہان کو چھوڑ کے چلے گئے اور اب اُمتِ مسلمہ محمد بن قاسم جیسے انسانوں سے محروم رہے گی۔ یا طارق آئے اور چھوٹی عمر میں اور تھوڑے سے زمانہ میں انہوں نے ایک عظیم کام کیا—ایک عظیم خدمت، دینِ اسلام کی کی—اس کے بعد اب کوئی طارق پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ انہوں نے اس حقیقت کو سمجھا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں۔ اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں قیامت تک خالد، محمد بن قاسم اور طارق پیدا ہوتے رہیں گے۔ ایسے جاں نثار کہ اپنے جذبۂ جاں نثاری کے نتیجہ میں

خدا تعالےٰ کی معجزانہ تائید

ان کو حاصل ہوگی اور اسلام کے انقلابِ عظیم کے لئے وہ کارہائے نمایاں کرتے چلے جائیں گے جیسا کہ ایک عربی شاعر نے کہا ہے ؏

إِذَا سَيِّدٌ مِنَّا خَلَا قَامَ سَيِّدٌ

کہ جب ہمارا ایک سردار اس دُنیا سے چلا جاتا ہے تو ویسا ہی ایک اور سردار کھڑا ہو جاتا ہے، اُس کی جگہ لینے کے لئے۔

تو جن جماعتوں میں (اُمتِ مسلمہ کی) ہمیں تنزل یا کمزوری نظر آتی ہے تو ساتھ ہی یہ بھی نظر آتا ہے کہ وہ اِس حقیقت کو بھول گئے تھے اور جانیوالوں کے قائمقام کم از کم اُس قسم کے نہیں تھے جس قسم کے کہ جانے والے تھے۔ ویسے تو جب ضرورت بڑھی تو خدا تعالےٰ کی تائید نے ہر کام کرنا تھا۔ ایسے لوگوں کے لئے تائیداتِ الٰہی بھی بڑھ گئیں۔ اور جہاں تلوار سے اسلام کو زک پہنچانے کی کوشش کی گئی وہاں خالدؓ جیسے محمد بن قاسم جیسے اور طارق جیسے اسلام کو خدا نے دیئے۔ لیکن اسلام کی طاقت اور اسلام کی یہ خوبی کہ اس میں

اثر پیدا کرنے کی صلاحیت

اللہ تعالےٰ نے رکھی ہے۔ اس کا تعلق تلوار سے نہیں۔ اس کا تعلق اُن اخلاق سے ہے کہ جو خُلقِ عظیم کی پیروی کے نتیجہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والوں کی زندگی میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا تعلق اُس نور اور حُسن سے ہے جو اسلام میں پایا جاتا، جس پر فدا ہونے والے اُن پروانوں سے کہیں زیادہ ایثار اور قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں جو شمع پر اپنی جان دیتے ہیں۔ نورِ خدا سے لے کر نور پھیلانے والے اور حُسن سے خوبصورتی حاصل کرکے دُنیا کی فضا کو خوبصورت بنانے والے اور معاشرہ میں حُسن پیدا کرنے والے بن جاتے ہیں۔

جہاں، جس وقت، جس گروہ میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اس حقیقت کو وہ بھول گئے وہاں ہمیں کمزوری اور تنزل بھی نظر آنے لگتا ہے۔ اس

اہم بات

کی طرف اس وقت مَیں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جو انسان پیدا ہوتا ہے وہ بوڑھا ہو جاتا ہے۔ کام کے لائق نہیں رہتا۔ یا فوت ہو جاتا ہے۔ اور اپنے ربّ سے اپنے اعمال کی جزا پاتا ہے۔ لیکن الٰہی سلسلہ کو جس نے ساری دُنیا میں دین الحق کو غالب کرنا ہے۔ اُن کے قائمقام ملتے رہنے چاہئیں۔ اگر پہلوں سے بڑھ کر نہیں تو کم از کم پہلوں جیسے۔

مَیں نے محسوس کیا ہے

کہ کچھ عرصہ سے جماعت (یہ جماعت کی اجتماعی زندگی کا تقاضا ہے) جماعت اس طرف توجہ نہیں دے رہی۔ اور مَیں نے محسوس کیا ہے کہ اگر ہم نے فوری اس طرف توجہ نہ دی تو ایک بڑا خطرناک دھکا بھی لگ سکتا ہے۔ نقصان بھی پہنچ سکتا ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو۔ عارضی طور پر ہوگا۔ کیونکہ خدا کا منصوبہ ناکام نہیں ہُوا کرتا۔ کمزوری دکھانے والے ایک حصّہ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اپنے ماحول میں۔ جو بات دس سال میں ہونی ہے وہ پندرہ سال میں ہو جائے گی، بیس سال میں ہو جائے گی، لیکن کامیاب تو

خدا تعالیٰ کا منصوبہ

ہی ہوگا۔ اور آج منصوبہ یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عاشق نے قائم کیا جس کی محبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس قدر تھی کہ قیامت تک کے علماء اور بڑے بڑے بزرگ اور آپ سے فیض حاصل کرکے روحانی رفعتوں کو حاصل کرنے والے وہ کروڑوں جو آپ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ان میں سے اس

ایک کو پہنچا

دیا۔ اُسے سلام پہنچایا گیا۔

یہ عظیم اور دین الحق کو اپنے انتہائی عروج تک پہنچانے والا سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔ اس کے لئے واقفین زندگی چاہئیں اور جلد چاہئیں۔ جلد سے میری یہ مراد نہیں کہ آج شام سے قبل۔ چھ مہینے سال لگ جائیگا۔ جو پڑھ رہے ہیں نوجوان، وہ غور کریں، وہ اپنی زندگیوں کی حقیقت کو سمجھیں۔ وہ اپنے مقام کی عظمت کو پہچانیں۔ دُنیا اگر اُن کو

دس لاکھ روپے

ایک ملین (MILLION) ماہانہ بھی دے تو اُن کی وہ عزت قائم نہیں ہوتی جس قدر وہ عزت جو خدا کی راہ میں حقیقی وقف کی رُوح پیدا کرکے اللہ تعالیٰ کی آنکھ میں پیار دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے۔

تو بی۔ اے۔ اور ایم۔ اے۔ یا بی ایس سی اور ایم ایس سی (میں سمجھتا ہوں کہ) دو ہزار ابھی چاہئیں اس وقت۔ اس لئے کہ پہلے تھوڑے آدمی کام کرلیتے تھے۔ تھوڑا کام تھا۔ پہلے بوڑھے بھی کام کرلیتے تھے۔ کیونکہ بوجھ کم تھا۔ کام کرنے والے پر۔ لیکن خدا نے فضل کیا۔ وہ ایک جسے ساری دُنیا نے دھتکار دیا تھا،

ایک کروڑ سے زیادہ بن گیا

تو ایک کا کام جو تھا وہ کروڑ گنے زیادہ بھی تو ہو گیا۔ تو اس ذمہ داری کو اُٹھانے کے لئے ایسے واقفین چاہئیں پڑھے لکھے یہ پہلی شرط۔ اخلاص رکھنے والے، دوسری شرط۔ اخلاص کے نتیجہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا کچھ مطالعہ کر چکے ہوں۔ اور باقی ہم ٹریننگ دیں گے۔ تیسرے ان کو اپنی اپنی صلاحیت اور

استعداد کے مطابق تربیت

دی جائے گی۔ مثلاً کسی کو ایک سال کی تربیت اگر ہم سمجھیں گے کہ اب یہ قابل ہو گیا ہے بوجھ اُٹھانے کے، کسی کو دو سال کی تربیت۔ مگر چاہیے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی ایک حد تک معرفت رکھنے والا ہو۔ اور جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے عشق کا جذبہ پایا جائے، جس کے سینے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت لہریں لے رہی ہو۔ ہر وقت، ہر آن، ہر گھڑی اپنی زندگی میں اپنے نفس کو بھول کر صرف خدا اور محمد صلعم کو یاد رکھتا ہو۔ تو ایسے لوگ آگے آئیں۔ ایسے بچوں کو ماں باپ پیار اور محبت کے ساتھ اور اس حقیقت کو بتاتے ہوئے آگے لائیں۔

پھر بہت سی چیزیں اور بھی دیکھنی پڑیں گی۔ اور بعض کو جماعت قبول کرلے گی دعاؤں کے بعد اور بعض کو وقتی طور پر یا مستقل طور پر ردّ کردے گی۔ مختلف حالات پیدا ہوتے ہیں۔ ایک سال دو سال لگ جائیں، زیادہ سے زیادہ لیکن

یہ شروع ہو جانے چاہئیں

بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ نوجوان۔ نوجوان سے میری مراد ہے کہ ایسا بی۔ اے یا ایم۔ اے۔ جس کو ایم۔ اے اور بی اے کا امتحان پاس کئے ہوئے پانچ سات سال سے زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو۔

ہم نے وقف بعد ریٹائرمنٹ کی ایک سکیم چلائی تھی۔ لیکن حالات دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر وہ سارے واقفین غالباً سو سے بھی زیادہ ہیں جنہوں نے وقف کیا ہے لے بھی لئے جائیں تو جماعت کا کام نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ جس وقت وہ ریٹائر ہوتے ہیں تو اپنی طاقت اور استعداد اور زور اور ہمت کا بہت سارا حصہ کسی اور پر قربان کر چکے ہوتے ہیں جہاں وہ نوکری کر رہے ہیں۔ طاقت اور ہمت کے لحاظ سے (صرف ایک نقطہ کی مثال دے رہا ہوں تاکہ آپ سمجھ جائیں) وہ

اپنے وجود کے پچاس فیصد

ہوتے ہیں اس وقت یا چالیس فیصد ہوتے ہیں یا تیس فیصد ہوتے ہیں۔ وہ اپنی طاقت اور ہمت کے لحاظ سے اپنے وجود کے سو فیصد بہرحال نہیں ہوتے۔ بعض بیماریاں ہیں جو اپنی ہی غلطیوں کے نتیجہ میں بڑی عمر میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کے آثار ان کے اندر پیدا ہو چکے ہوتے ہیں۔ گھٹنے کی درد ہے، اعصاب کی کمزوری ہے، اور اس قسم کی بہت سی بیماریاں ہیں جن کا تعلق غلط کھانے، غلط بوجھ برداشت کرنے، غلط عادتیں پڑنے کے نتیجہ میں بڑی عمر میں ظاہر ہوتی ہیں۔ بہرحال اگر اُن میں اخلاص ہو تو کچھ نہ کچھ کام لیا بھی جا سکتا ہے۔ نہیں بھی لیا جا سکتا۔ لیکن میں اُن کی بات اس وقت نہیں کر رہا۔ میں تو اُس

احمدی نوجوان کی بات

کر رہا ہوں جو خُدا اور اُس کے رسُول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں، اُن کے معیار کے مطابق سچے اور حقیقی احمدی ہیں۔ اور

مُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

کے گروہ میں یا شامل ہیں یا پورا جذبہ رکھتے ہیں کہ اس میں شامل ہو جائیں۔ تو جماعت کوشش کرے اور اس ضرورت کو پورا کرے۔ ورنہ کوئی اور قوم کھڑی ہو جائے گی، خدا تعالیٰ کا منصوبہ ہے کامیاب ضرور ہوگا۔ اگر پاکستان نہیں دے گا، اگر ہندوستان نہیں دے گا، اگر موجودہ جو جماعت ہے وہ نہیں دے گی تو نئے آنے والے دیں گے۔ نئے آنے والے کئی

بہت آگے نکل جاتے ہیں

بعد میں آتے ہیں، مگر پہلے آنے والوں کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ مگر ہر احمدی کے دل میں یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ بعد میں آنے والا اُس سے آگے نہ نکلے۔ ورنہ تو

زندگی کا مزہ ہی کوئی نہیں

اگر ہم نے اسی طرح بعد میں آنے والوں سے شکستیں کھا کھا کے خدا کے حضور پہنچنا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور فراست عطا کرے۔ آپ کی نوجوان نسل کو ایمان، اخلاص اور ایثار عطا کرے۔ اور عزم اور ہمت دے۔ اور اُن کو وہ نُور عطا کرے جس کے نتیجہ میں وہ اس حقیقت کو سمجھنے لگیں اور اپنی جانیں اُس کے حضور پیش کر دیں جس کے حضور سے (اللہ تعالیٰ) انہوں نے ابدی زندگی، اس کی رضا کی جنتوں میں حاصل کرنے کی خواہش رکھی ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(منقول از الفضل ربوہ ۲۷ فروری ۱۹۸۲ء)

وِلادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ بشریٰ سلطانہ سلمہا اہلیہ عزیزم لطیف الرحمٰن صاحب جاوید ابن مکرم رشید الرحمٰن صاحب مرحوم مولوی آباد کو بتاریخ ۲۸ مارچ پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ قادیان نے ازراہ شفقت بچی کا نام "شاہدہ" تجویز فرمایا ہے۔ بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کرکے نومولودہ کے نیک صالحہ و خادمہ دین ہونے اور درازی عمر پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: حضرت خان منڈا سنگھ صدر جماعت احمدیہ ...۔

دارُالہجرت ربوہ مبارک

جماعتِ احمدیہ کی ۶۳ ویں مجلسِ مشاورت کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

دُوسری اور آخری قسط

رپورٹ سب کمیٹی نظارتِ علیا اُمورِ عامّہ اور تعلیم

سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ پر بحث مکمل ہو جانے کے بعد سب کمیٹی نظارت علیا، نظارت تعلیم اور نظارتِ امورِ عامّہ کی رپورٹ اس سب کمیٹی کے صدر محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر ضلع اسلام آباد نے پیش کی۔ اس سب کمیٹی کے سپرد ایجنڈا کی تجویز ۱، ۵ اور ۶ تھی۔ اس سب کمیٹی کے اراکین کی کل تعداد اٹھارہ تھی۔ ایجنڈے کی تجویز ۱ یوں تھی:۔

"قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۳۳۹ میں جہاں مقامی انجمن کی مجلس انتظامیہ (عاملہ) کے ممبران کی تعداد متعین کی گئی ہے وہاں ایک نوٹ بھی دیا گیا ہے کہ "ذیلی تنظیموں کے عہدہ دار بحیثیت عہدہ مجلس عاملہ کے ممبر ہوں گے وہ بحث میں حصہ لے سکیں گے مگر ووٹ نہ دے سکیں گے۔"

جہاں مقامی مجلس عاملہ کا ذکر ہے۔ ضلع کے امیر اور اُن کی عاملہ کا کوئی تذکرہ نہیں۔ لہٰذا تجویز ہے کہ اِس نوٹ میں مندرجہ ذیل نوٹ کا اضافہ کر دیا جائے:۔

"ہر قائدِ ضلع۔ امیر ضلع کی مجلسِ عاملہ کا بحیثیت عہدہ اسی طرح ممبر ہوگا جس طرح مقامی جماعت کی مجلسِ عاملہ کا ممبر قائدِ مقامی ہوتا ہے۔ اسی طرح ناظمِ ضلع انصاراللہ بھی امیر ضلع کی مجلسِ عاملہ کا بحیثیت عُہدہ ممبر ہوگا مگر انہیں ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہوگا"۔

اِس تجویز پر سب کمیٹی نے یہ سفارش پیش کی کہ سب کمیٹی کی رائے میں قاعدہ ۲۶۴ کی موجودگی میں جس کے الفاظ یہ ہیں "سوائے اس کے کہ سیاق وسباق سے اس کے خلاف ثابت ہو ان قواعد میں مقامی انجمن کے مفہوم میں حلقہ وار اور ضلعوار اور علاقہ وار اور صوبہ وار اور ملک وار انجمنیں بھی شامل سمجھی جائیں گی"۔ لہٰذا قاعدہ ۳۳۹ کے ذیلی نوٹ میں کسی عبارت کے اضافہ کی ضرورت نہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا امیر ضلع کی کوئی مجلسِ عاملہ نہیں ابھی تک انسانی ذہن نے کوئی ایسا فارمولا منظور نہیں کیا کہ جو چیز موجود نہ ہو اس کا رُکن بنا دیا جائے۔ اِس طرح یہ تجویز مسترد کر دی گئی۔

اس کے بعد سب کمیٹی کے صدر نے حضور کی ہدایت پر ایجنڈے کی تجویز ۶ پر سب کمیٹی کی سفارش پیش کی۔ ایجنڈے کی تجویز ۶ یہ ہے:۔

"جماعت احمدیہ کے بُنیادی مقاصد تبلیغ دینِ حق اور خدمتِ خلق کے پیشِ نظر نادار اور غریب مریضوں کی امداد کے لئے شفاخانوں اور ڈسپنسریوں کا قیام جماعت احمدیہ کے تجربہ کی رُو سے مفید ثابت ہُوا ہے"۔ لہٰذا تجویز ہے کہ پاکستان کی جن جماعتوں میں ممکن ہو ایسے ہسپتال اور شفاخانے قائم کئے جائیں۔ اور یہ تجربہ ابتدائی طور پر چیدہ چیدہ شہروں اور دیہات میں بھی کیا جائے۔

اس پر سب کمیٹی نے رائے دی کہ تجویز مبہم اور غیر معیّن ہے۔ اس بات کی کوئی وضاحت موجود نہیں کہ ڈسپنسری یا ہسپتال کھولنے کی صورت میں مقامی جماعت کی کیا ذمہ داری ہوگی اور مرکز سے کیا توقع کی جا رہی ہے۔ سب کمیٹی اس تجویز کو منظور کرنے کی سفارش نہیں کرتی۔ البتہ جو جماعتیں ڈسپنسری یا ہسپتال کھولنے کی متحمل ہوں وہ خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت از خود ایسا کر سکتی ہیں ۔۔۔ اس تجویز پر مکرم عبدالغفار صاحب ڈار راولپنڈی۔ مکرم میاں محمد اقبال صاحب ڈیرہ غازی خان۔ مکرم سید منور احمد صاحب راولپنڈی۔ مکرم ڈاکٹر محمد احسن صاحب راولپنڈی۔ مکرم احسان اللہ صاحب۔ مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ سرگودہا۔ اور مکرم محمد ثناء اللہ صاحب نے اظہارِ خیال کیا۔

بعد ازاں حضور نے تفصیل کے ساتھ اس تجویز کی اچھائی مگر عمل میں دشواریوں اور مشکلات کا ذکر کیا۔ حضور نے مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے ہسپتالوں کی کامیابی کی وجوہات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور فرمایا کہ وہ وجوہات یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ حضور نے فرمایا تجویز اچھی ہے۔ جو جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی ہے وہ عمل کرے ہم تجربے نہیں کر سکتے۔ اس سلسلے میں اگر کھول سکیں تو لاہور کراچی ہسپتال کھولیں۔ حضور نے فرمایا، اِس ملک کو اللہ سمجھ عطا کرے تاکہ وہ آپ کے پیار کو سمجھنے لگیں۔ موجودہ صورت میں تو ضائع کرنے والی بات ہے قربانی کرنے والی بات نہیں۔

اِس کے ساتھ ہی چھ بجکر پانچ منٹ پر مجلسِ مشاورت کے دوسرے روز کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تیسرے روز کی کارروائی

مجلسِ مشاورت کے تیسرے اور آخری روز کی کارروائی مورخہ ۲۸ مارچ بروز اتوار صبح نو بجکر بیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے پر شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں حضور نے دُعا کروائی اس کے بعد حضور نے امیر ضلع لاہور محترم چوہدری حمید نصراللہ صاحب کو فرمایا کہ وہ سٹیج پر آکر مشاورت کی کارروائی میں حضور کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ آخری روز کی بقیہ کارروائی کے دوران آپ کو حضور کے پہلو میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور کے ارشاد پر سب کمیٹی علیا۔ تعلیم اور اُمورِ عامہ کی رپورٹ اس کمیٹی کے صدر امیر ضلع اسلام آباد محترم شیخ عبدالوہاب صاحب نے پڑھ کر سُنائی۔ اب ایجنڈے کی تجویز ۵ یہ تھی:۔ "جماعت احمدیہ نواب شاہ تجویز کرتی ہے کہ احمدی طلباء امتحانوں میں دُوسرے طلباء سے مسابقت رکھنے کے باوجود بھی داخلہ سے اس لئے محروم کئے جاتے ہیں کہ وہ خود کو مُسلمان کہتے ہیں ۔۔۔ یہ صورتِ حال ایسی ہے کہ احمدی پاکستانی طلباء کی ترقی میں روک اور ملک وملت کی خدمت میں بھی یہ مانع ہے۔ اس لئے جماعت نواب شاہ تجویز کرتی ہے کہ جس طرح دیگر مذہبی جماعتیں مثلاً داؤد اور آغا خان کے پیروکار اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے کے مجاز ہیں اسی طرح جماعتِ احمدیہ جو ایک عالمگیر جماعت ہے اس قسم کے تعلیمی ادارے جاری کرے تاکہ ملک وملت کی خدمت میں ہرج واقع نہ ہو"۔

اس پر سب کمیٹی نے اپنی رائے پیش کرتے ہوئے سفارش کی کہ سب کمیٹی کی رائے میں فی الوقت تعلیمی ادارے کھولنے کی بجائے جہاں تک ممکن ہو ملک میں جو سہولتیں میسر ہیں ان سے ہی احمدی طلباء کو استفادہ کرنے کی تحریک کی جانی چاہیئے۔ لہٰذا سب کمیٹی اس تجویز کے حق میں نہیں ۔۔۔!!

اِس تجویز پر مکرم عبدالجلیل عشرت صاحب راولپنڈی، امیر ضلع بہاولنگر محترم رانا محمد خان صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب فوزی راولپنڈی نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

حضور نے اس تجویز پر فرمایا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ جماعت کے اپنے تعلیمی ادارے نہ ہونے کی وجہ سے جماعتِ احمدیہ کے بچے اپنی عمر یں خراب کر رہے ہیں۔ اکثر کو اللہ تعالیٰ بہت نواز رہا ہے۔ اور کم ہیں جن پر یہ حالات اثر ڈال رہے ہیں۔ حضور نے جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تجربہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چھت پھاڑ کر دیتا ہے۔ اور ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے آسمان پھاڑ کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا ہماری تجھولیوں میں اسلام کے ثمرات بکھرے پڑے ہیں۔ آپ مٹے اپنے بچوں کا فکر نہ کریں حضور نے نہایت لطیف انداز میں فرمایا جس ماں کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو جائے تو بچہ مر تو نہیں جاتا۔ تکلیف ماں کو اٹھانی پڑتی ہے۔ بچے کو نہیں۔ حضور نے ۱۹۷۴ء کے ابتلاء اور اس سے پہلے آنیوالے ابتلاؤں کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ ہم کو ایک بھی ابتلاء سے نقصان نہیں پہنچا۔

اس کے بعد مکرم فضل احمد صاحب ساہی وال۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ حضور نے اس کے بعد پھر فرمایا کہ ہمارے نوجوان اس صورتِ حال کی کوئی پرواہ نہیں کرتے ان کی ذہنی قابلیت برباد نہیں ہوگی۔ بلکہ بڑھے گی۔ اور نشو ونما حاصل کرے گی۔ اور داخلہ نہ ملنے سے نشو ونما رُکے گی نہیں انشاءاللہ۔ حضور نے فرمایا جو بات فکر کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ کبھی نہ ہونے دیں کہ احمدی بطور فرد اور بطورِ جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائیں اگر آپ خدا تعالیٰ کی نگاہ سے گر گئے تو آپ کی کوئی وقعت باقی نہیں رہے گی۔ اور اگر آپ نے خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لیا تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی انشاءاللہ۔

اِس طرح یہ تجویز مسترد کر دی گئی۔ اور سب کمیٹی علیا۔ تعلیم اور اُمورِ عامّہ کی رپورٹ پر بحث ختم ہوئی۔

رپورٹ سب کمیٹی نظارت اصلاح وارشاد ونظارت اشاعت لٹریچر وتصنیف

بعدہٗ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر سب کمیٹی نظارت اصلاح وارشاد ونظارت اشاعتِ لٹریچر وتصنیف کی رپورٹ اس کمیٹی کے صدر مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے پڑھ کر سُنائی۔ اس سب کمیٹی کے ذمّہ ایجنڈے کی تجویز نمبر ۲ نمبر ۳ اور نمبر ۴ تھیں۔ ایجنڈے کی تجویز نمبر ۲ یہ تھی۔

"جماعت میں مستورات کو ورثہ سے محروم کرنے کے واقعات کے سدِّ باب کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں اور جو خواتین محروم کر دی گئی ہیں ان کی حق رسی کی جائے"۔

اس پر سب کمیٹی کی رپورٹ یہ تھی کہ سب کمیٹی اس سلسلہ میں بہت سی عملی اور قانونی مشکلات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حسبِ ذیل ترمیم شدہ تجویز بغرض منظوری پیش کرتی ہے۔

"خواتین کی وراثت کے بارے میں شرعی احکام کی پابندی کے لئے۔ تلقین اور تربیت کے ممکنہ ذرائع عمل میں لائے جائیں۔ جماعتوں کے سیکرٹریان اُمورعامہ اور متعلقہ لجنہ کی صدر بالخصوص اس امر کی نگرانی کریں کہ ان کی جماعت میں کوئی خاتون وراثت کے شرعی حق سے محروم نہ رہے۔ نیز آئندہ یہ قاعدہ ہو کہ اگر کسی احمدی کے بارے میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے کہ اُس نے خواتین کی وراثت کے بارے میں شرعی احکام کی پابندی نہیں کی اور باوجود توجہ دلانے کے صورتِ حال کی اصلاح نہیں کی تو اُسے کسی بھی جماعتی عہدہ کے لئے نااہل قرار دیا جائے۔ اور اگر وہ موصی ہو تو اُس کی وصیت منسوخ کر دی جائے۔ یا دیگر مناسب تادیبی کارروائی کی جائے۔"

اس تجویز پر مندرجہ ذیل نمائندوں نے اظہارِ خیال فرمایا۔

مکرم چوہدری وحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ مکرم ملک محمد دین صاحب ترگڑی۔ مکرم عتیق احمد صاحب باجوہ دہاڑی۔ مکرم ناصرالدین صاحب مری ضلع راولپنڈی۔ مکرم ہاشمی صاحب۔ مکرم عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور۔ مکرم شمس الدین صاحب مکرم محمد یوسف صاحب فیصل آباد۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب امیر راولپنڈی۔ مکرم فضل احمد صاحب ساہیوال۔

اس پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی باتیں زندہ جماعتوں میں بھی پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور ان کو دُور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ فیصلہ یہ ہوا ہے کہ ترکہ کے بارے میں قانونِ شریعت اور قرآنی احکام کی سختی سے پابندی کی جائے۔ قانونی وارثوں کو اُن کا جائز حق ہر صورت میں ملنا چاہیئے۔ اس کی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز نمبر ۳ پر سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ ایجنڈے کی تجویز نمبر ۳ یہ تھی:۔

اخبار الفضل جماعت اور مرکز کے مابین رابطے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ جس سے مرکز کی آواز دُور دراز جماعتوں تک پہنچ جاتی ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ خطبہ نمبر کو زیادہ جامع بنایا جائے اور اس میں خطبہ جُمعہ کے علاوہ ضروری مرکزی تحریکات اور اہم اعلانات شامل ہوں۔ تاکہ جن جماعتوں میں روزانہ الفضل نہیں پہنچ پاتا وہ بھی مرکزی تحریکات سے پُوری طرح باخبر ہوں نیز نظارت اصلاح وارشاد اس بات کا اہتمام کرے کہ خطبہ نمبر ہر چھوٹی سے چھوٹی جماعت تک پہنچے۔ اور جو چھوٹی جماعتیں خریداری کی متحمل نہ ہوں انہیں نظارت یہ خطبہ نمبر اپنی طرف سے مہیا کرے۔

اس پر سب کمیٹی نے حسبِ ذیل ترمیم شدہ صُورت میں تجویز پیش کی۔

"الفضل کے خطبہ نمبر کو زیادہ جامع بنایا جائے اس میں اہم مرکزی اعلانات اور تحریکات شامل ہوں۔ امراء اضلاع اس بات کا اہتمام کریں کہ خطبہ نمبر ان کے ضلع کی ہر چھوٹی سے چھوٹی جماعت تک پہنچے اور نظارت اصلاح و ارشاد اس امر کی نگرانی کرے" محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل ترمیم پیش کی گئی۔

"الفضل جماعت اور مرکز کے مابین رابطے کا واحد ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ کو ممکن حد تک مؤثر بنانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو الفضل کی کارکردگی کو بہتر بنانے اس کے معیار کو بلند کرنے اُسے جامع بنانے اور ہر جماعت تک پہنچانے کا جامع پروگرام تیار کرے۔ اور ایک ماہ میں حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کرے۔ اور حضور ایدہ اللہ کی منظوری کے بعد ایک سال تک اس پر عملدرآمد کی نگرانی کرے۔"

اس تجویز اور ترمیم پر مندرجہ ذیل احباب نے اپنی آراء کا اظہار کیا:۔

محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر صوبہ بلوچستان۔ مکرم اعجاز نصراللہ صاحب اسلام آباد۔ مکرم محمود احمد صاحب راولپنڈی۔ مکرم عبدالرحمٰن ارشد صاحب لاہور۔ مکرم ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب لاہور۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب امیر راولپنڈی۔

حضور نے ان تمام آراء کو سُننے کے بعد فرمایا یہ ساری بحث کسی تجویز کے منظور کرنے کے لئے نہیں بلکہ توجہ دلانے کے لئے ہے۔ الفضل کا ادارہ آزاد ہے۔ تاہم اس وقت جتنی بحثیں کی گئی ہیں یہ احباب جماعت کا حق ہے کہ وہ اخبار پر تنقید کریں۔ مشورہ دے دیا گیا ہے۔ اب یہ الفضل کو چاہیئے کہ مناسب طور پر عمل کرے۔

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز نمبر ۴ پر سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ ایجنڈے کی تجویز نمبر ۴ یہ تھی:۔

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصاویر کی بکثرت اشاعت کی وجہ سے بعض ایسی تصاویر بھی شائع ہو جاتی ہیں جو ان مقاصد کے منافی ہوتی ہیں جن کے پیشِ نظر حضورؑ نے اپنی تصاویر کی اجازت دی تھی۔ لہٰذا تجویز ہے کہ نظارت اشاعتِ لٹریچر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصاویر کے بلاکس کی حفاظت کرے۔ اور کوئی ایسی تصویر شائع نہ کی جائے جس کی اجازت نظارت کی طرف سے نہ دی گئی ہو۔ یہی قاعدہ حضورؑ کے خلفاء کی تصاویر کے بارے میں بھی ہو۔"

سب کمیٹی نے اس پر درج ذیل سفارش مرتب کی:۔

"سب کمیٹی یہ محسوس کرتی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر کی اشاعت کے بارے میں بہت سے فنی اور تاریخی امور اور جماعت کی روز افزوں ترقی اور بیرونی ممالک کی ضروریات کے تقاضے غور طلب ہیں جن کا محتاط اور تفصیلی جائزہ لیا جانا ازحد ضروری ہے۔ لہٰذا سب کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ:۔

"نظارت اشاعتِ لٹریچر اور ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی جائے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کی تصاویر حاصل کرے اور ان کے تحفظ کے لئے موجودہ فنی اور سائنسی ذرائع کا جائزہ لے کر مناسب انتظام کرے نیز یہ کمیٹی اس امر کا جائزہ بھی لے کہ تصاویر کی اشاعت کے سلسلہ میں کیا کیا احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جائیں۔ اور اس بارے میں قواعد بھی تجویز کرے۔"

اس تجویز پر مکرم مجیب الرحمٰن صاحب امیر راولپنڈی شہر نے اظہارِ خیال کیا۔ اس کے بعد اس تجویز پر رائے شماری کروائی گئی۔ اور احبابِ کرام نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی سفارش منظور کرنے کی سفارش کی۔ اس طرح سے سب کمیٹیوں کی سفارشات پر بحث پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

بصیرت افروز اختتامی خطاب

سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر بحث مکمل ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پُرمعارف اور بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جماعت پر بڑا فضل کیا ہے جماعت کی ترقی کی رفتار پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی ہے۔ اور ایک لمبا عرصہ یعنی ۹۳ سال گزرنے کے باوجود جماعتِ احمدیہ زندہ اور بیدار ہے۔ جماعت بڑھاپے میں نہیں بلکہ جوانی میں جا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا جماعت کو جو مسائل درپیش ہیں اُن کا تعلق ایک لحاظ سے ساری دنیا سے ہے۔ ہم چاہتے ہیں تمام بنی نوعِ انسان کو حق کی طرف نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات ملیں۔ اور وہ بدقسمتی کی حالت میں اس سے محروم نہ رہیں۔ حضور نے فرمایا لیکن بعض طاغوتی طاقتیں ایسی ہیں جو نوعِ انسانی کو انتہائی خطرناک ہلاکت کی طرف لئے جا رہی ہیں۔ دُنیا کو یہ احساس ہے کہ ہلاکت ہمارے سامنے ہے۔ مگر یہ علم نہیں ہے کہ اس سے بچا کس طرح جا سکتا ہے!!

حضور نے اپنے دورۂ مغرب ۱۹۸۰ء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ مَیں نے وہاں کہا کہ ہم سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ اور دُنیا کی اتنی اکثریت اسلام کے جھنڈے تلے آجائے گی کہ باہر رہنے والوں کی حیثیت بہت ہی معمولی رہ جائے گی۔ ہم دُنیا کو ہلاکت سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر خود اپنے ہاتھوں سے ان قوموں نے اپنی ہلاکت کا سامان کر لیا تو اس عظیم تباہی سے جو بچنے والے ہوں گے وہ احمدیت کے دامن میں آجائیں گے۔

حضور نے فرمایا، مَیں نے ایک بہت زبردست تباہی سے ان قوموں کو ڈرایا۔ اور انہیں بڑی وضاحت سے بتایا کہ تمہاری دنیوی طاقت تمہاری رُوحانی اور اخلاقی کمزوریوں کے نتیجہ میں تباہ ہو جائے گی۔ ہماری کوشش ہے کہ تم میں سے زیادہ سے زیادہ تعداد کو بچایا جا سکے۔

حضور نے فرمایا، نوعِ انسانی کے نقطۂ نظر سے یہ بہت اہم ذمہ داری ہے اس سے بڑی اور کوئی ذمہ داری نہیں۔ حضور نے فرمایا دُنیا میں دو بڑی طاقتیں اس وقت خود کو دُنیا کا اجارہ دار خیال کرتی ہیں۔ مگر ان میں سے کسی کو بھی انسان سے محبت نہیں۔ کسی کو بھی انسان کی بھلائی کا خیال نہیں۔

حضور نے فرمایا جماعتِ احمدیہ کا کسی کے ساتھ کوئی تصادم نہیں۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلو گے تو اپنے مقصد کو پا لو گے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں حکم دیا گیا کہ بشر بشر میں کوئی فرق نہیں کرنا۔ کسی انسان کا حق غصب نہیں کرنا۔ حضور نے فرمایا، بشر بشر میں فرق نہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور نہ ہم احمدی انسان انسان میں فرق کریں گے انشاء اللہ۔ یہ ہمارا پروگرام ہے کہ دُنیا میں حقیقی مساوات قائم کر کے رہیں گے۔ حضور نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سبق سکھایا ہے کہ عزت سب کی برابر ہے۔ کسی سے حقارت کا سلوک نہیں کرنا۔ حضور نے فرمایا جتنا تم جھکو گے اتنا خدا تعالیٰ تمہیں اونچا اٹھائے گا۔ جو انتہائی عاجزی اور انکساری سے کام لے گا اس کو رفعت عطا کرے گا۔

حضور نے فرمایا، ہم جو دُنیا کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ قرآنی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ اس وقت دُنیا حقیقی دین کی تعلیمات سے لاعلم ہے۔ نہ مزدور کو پتہ ہے کہ اُس کے حقوق کیا ہیں اور نہ سرمایہ دار کو علم ہے کہ اس کے حقوق کیا ہیں۔ دُنیا اس وقت گندی عادتوں میں مبتلا ہے۔ لہٰذا اس کی اصلاح کے لئے دُعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دُعاؤں کے ذریعے سے اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی دِل بدلے جا سکتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ انسان کا دِل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں

میں ہے۔ ذرا سی بھی جنبش کرے تو اس کا زاویہ بدل دیتا ہے۔ اور یہ برکت عاجزانہ اور منکسرانہ دُعاؤں کے ذریعہ ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

حضور نے تلقین فرمائی کہ نوعِ انسان کی حفاظت اور اس کے تباہی سے بچنے کے لئے خصوصی دُعائیں کریں۔ کیونکہ جو تباہی نوعِ انسانی کے سر پر منڈلاتی نظر آرہی ہے وہ اتنی خطرناک ہے کہ اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسی تباہی ہوگی کہ بعض خطہ ہائے ارض سے زندگی ختم کر دے گی۔ صرف انسان ہی ختم نہیں ہوں گے بلکہ کیڑے مکوڑے اور نباتات کی زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا انتہائی ہولناک تباہی ہے جس کی طرف یہ دُنیا قدم بڑھا رہی ہے۔ شراب کی مستی اور دنیوی لذات کی مستی کی عام فراوانی ہے۔ زمانہ میں کوئی ہاتھ ہونا چاہیئے کہ اُسے روکے کہ آگے نہیں بڑھنا! اور یہ بازو جو سامنے آسکتا ہے یہ صرف جماعت احمدیہ کا بازو ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کی اندرونی جماعتی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گھر اور بچوں کی تربیت کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔ حضور نے فرمایا جب مجلس خدام الاحمدیہ نئی نئی شروع کی گئی تو احباب نے یہ سمجھا کہ بس اب ان کی ذمہ داری ختم ہو گئی۔ اور بچوں کی تربیت کا سارا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد ہو گیا۔ حالانکہ یہ سوچنا غلط ہے۔ کیونکہ خدام الاحمدیہ کسی کے گھر میں گھس کر تربیت نہیں کر سکتی۔ بچوں کی تربیت کے لئے گھر سے باہر بھی تدبیر کرنی پڑتی ہے۔ اور گھر کے اندر بھی۔ گھر کے اندر بچوں کی تربیت والدین ہی کر سکتے ہیں۔ انہیں اپنی اس ذمہ داری کو پوری توجہ سے ادا کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا حقیقی نتائج کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تدبیر کو بھی انتہا تک پہنچاؤ اور دُعا کو بھی انتہا تک پہنچاؤ۔ اور یہ کہو کہ اے اللہ اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق تو مجھے یہ بھی پتہ نہیں کہ میں تجھ سے کیا مانگوں؟ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ جو تیری نگاہ میں میرے لئے بھلائی ہے مجھے دے دے۔ وہ بھی مجھے دیدے جسے میں نہیں جانتا۔

حضور نے فرمایا، اللہ نے جو مادی حالتیں جاری کی ہیں صرف اُن پر انحصار کرنا بھی غلط ہے۔ اور یہ بھی یعنی یہ کرنا کہ صرف دُعا سے کام چل جائے گا۔ تدبیر کی ضرورت نہیں یہ بھی غلط ہے۔ حضور نے فرمایا تدبیر کو انتہا تک پہنچاؤ لیکن تدبیر کی پرستش نہ کرو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دُعا سے کبھی غافل نہ ہو جاؤ۔

حضور نے فرمایا بچوں کی پرورش کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی ضروری ہے۔ ان کی بھی ذمہ داری ہے اور ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی تربیت کریں اور اس کے ساتھ یہ شغل بھی ہونی چاہیئے کہ ماں اور باپ تدبیر کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف بھی رجوع کریں۔ دُعا کے بغیر بچوں کی تربیت کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔ حضور نے فرمایا اپنے بچوں کو اپنا دوست سمجھیں اُن سے بلا تکلف باتیں کریں۔ اگر بچہ بے تکلف نہیں ہوگا تو باپ کی تربیت کا صحیح اثر قبول نہیں کر سکے گا۔ حضور نے ایک واقعہ سُنایا کہ ایک دفعہ ایک عرب بچہ گندی سوسائیٹی میں پڑ گیا۔ باپ نے سمجھایا کہ اچھے دوستوں کے ساتھ رہو۔ بیٹے نے پوچھا اچھا دوست کیسا ہوتا ہے؟ باپ نے اُسے عملی سبق دینے کی ٹھانی اور ایک دن رات کے وقت وہ اپنے بیٹے کو لے کر اپنے ایک دوست کے پاس گیا اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا جواب میں کافی دیر گزر گئی۔ اور باپ کا دوست باہر نہ نکلا۔ بیٹے نے کہا، یہ آپ کا دوست ہے کہ دروازہ بھی نہیں کھولتا۔۔! کافی دیر کے بعد دروازہ کھُلا تو باپ کا دوست زرہ بکتر پہنے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں ایک تھیلی لئے ہوئے باہر آیا۔ اور کہنے لگا کہ تم جو اتنی رات گئے آئے ہو تو میں نے سوچا کہ یا تو تمہیں میری جان کی ضرورت ہے اس لئے میں زرہ بکتر پہن کر اور تلوار لے کر آیا ہوں۔ چلو کہاں چلنا ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ شاید تمہیں میرے پیسے کی ضرورت ہے اس لئے میں یہ تھیلی روپوں کی بھر کر لایا ہوں۔ جہاں تمہیں ضرورت ہے استعمال کرو۔ باپ نے کہا، نہ تمہاری جان کی ضرورت ہے نہ تمہارے مال کی۔ مجھے تو بیٹے کی اصلاح کی ضرورت تھی وہ تمہارا نمونہ دیکھ کر ہو گئی۔ حضور نے فرمایا اس طرح اپنے بچوں سے بے تکلف رہو۔ کبھی بھی بچوں کے سامنے کوئی بُرا کلمہ مُنہ سے نہ نکالو۔۔!!

حضور نے فرمایا ہر شخص سے محبت کرو۔ جو تم کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں (ہم تو کسی کے دُشمن نہیں) ان سے بھی پیار کرو۔ اور اتنا پیار کرو کہ شاید یہ سوئے ہوئے لوگ جاگ جائیں۔ اور حیران ہو جائیں کہ یہ کیا ہو گیا؟ کہ جن کو ہم اتنا دشمن سمجھتے تھے وہ تو ہم سے اتنا پیار کرتے ہیں۔ اپنے عمل سے یہ ثابت کرو کہ تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا فدائی اور کوئی نہیں۔ دل کا بدلنا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ آنکھ تو صداقت کو اُس وقت تک نہیں دیکھ سکتی جب تک اُن کے پاس نورِ فراست اور دولتِ الہام نہ ہو۔ ہم نے تو خدا تعالیٰ کے احکامات کی اشاعت کرنی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے تو یہ کہا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں۔ اُن سے پیار کرتے چلے جاؤ۔ خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑھ کر انسانوں سے پیار کیا۔ اپنوں سے بھی اور خود کو دُشمن سمجھنے والوں سے بھی۔ حضور نے فرمایا کہ تم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اتنا پیار کرو کہ دُنیا کا ہر شخص یہ سمجھے کہ دُنیا تو ایک دوسرے سے پیار نہیں کرتی۔ لیکن ایک قوم ایسی ہے جو سب سے زیادہ پیار کرنے والی ہے۔ حضور نے اپنے ۱۹۷۰ء کے دورہ افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نے پہلی بار ایک افریقی بچے کو پیار کیا تو وہ لوگ اتنے خوش ہوئے کہ مجمع سے اُٹھنے والی خوشی اور پیار کی لہر کی آواز کو میرے کانوں نے سُنا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے آخر میں اپنی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا کا ذکر فرمایا اور اُن کے لئے دُعا کی تحریک کی۔ حضور نے فرمایا کہ خلافت کے بعد عملاً میرا یہ معمول بن گیا کہ میرے چوبیس گھنٹے جماعت کے لئے وقف ہو گئے۔ قریباً سارے کا سارا دن جماعتی اُمور کی انجام دہی اور بنی نوعِ انسان کے لئے اور جماعت کے لئے دُعاؤں میں گزرنے لگا۔ میرے لئے یہ بات اس لئے ممکن ہوئی کہ منصورہ بیگم نے میری دیگر ساری ذمہ داریاں خود اُٹھالیں اور مجھے بالکل آزاد کر دیا۔ بعض بعض صورتوں میں وہ میرا ایک منٹ بھی کسی اور کام میں ضائع نہ ہونے دیتیں۔ مجھے کوئی فکر نہ ہوتا تھا۔ کبھی جب میں پوری توجہ سے (بغیر ہاتھ اُٹھائے) دُعا میں مشغول ہوتا تو دو چار منٹ بالکل خاموش رہتا۔ انہوں نے ایک دفعہ بھی مجھے "ڈسٹرب" (DISTURB) نہیں کیا۔ بعض اوقات وہ اپنے سگے بھائیوں کو بھی مجھ سے ملنے نہیں دیتی تھیں۔ حضور نے فرمایا اب یہ مجھے بڑا دکھ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بڑا صبر کرنے کی بھی توفیق دی۔ چنانچہ میں نے شکر کیا۔ اور شکر کرنے کا پہلا تقاضا یہ تھا کہ میں پورے صبر سے کام لوں۔ چنانچہ میں نے صبر کیا۔ اب میں اسی طرح سے چوبیس گھنٹے تو جماعت اور دُنیا کے لئے دُعاؤں میں صرف نہیں کر سکتا جس کا مجھے دکھ ہے۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور منصورہ بیگم کے لئے بھی دُعائیں کریں۔

آخر میں حضور نے دُور دراز علاقوں اور نزدیک سے آئے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس لے جائے۔ خیریت سے رکھے۔ آپ کو آپ کی نسل کو خدا تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ پیار کرنے کی توفیق دے۔ خدا تعالیٰ کے پیار کی زیادہ سے زیادہ بلندیاں حاصل کرنے کی توفیق دے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے دُنیا کا ہر انسان فیضیاب ہو۔ ہر نوعِ انسانی کے لئے آپ کا درد سمجھنے والا ہو۔ اور آپ کا نوعِ انسانی پر احسان پہچاننے والا ہو۔ خدا کرے کہ ہر انسان خدا تعالیٰ کی صداقت کی شناخت کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ دُنیا کے سارے اندھیرے دُور کرے اور ہر انسان اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ کے نور سے اپنے دِل و دماغ کو منور کرنے والا ہو۔ دُنیا کے سارے دُکھ دُور ہو کر آرام کے سامان پیدا ہوں ساری بدصورتیاں مٹا دی جائیں۔ اور اُن کی جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حُسن چمکے۔ خدا کرے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق ہر آنے والے دِن پہلے سے زیادہ مضبوط ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں پرے نہ پھینک دے بلکہ ہمیشہ ہی پیار کے ساتھ اپنے فضلوں کا سلوک کرے۔ آمین۔

حضور نے اس کے بعد دُعا کروائی اور اس طرح سے دن کے قریباً ایک بجے جماعت احمدیہ کی تریسٹھویں مجلسِ مشاورت اختتام پذیر ہوئی۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ

پروگرام دورہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید قادیان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۷/۵/۸۲ سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید درج ذیل پروگرام کے تحت دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ موصوف سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ درج ذیل جماعتوں میں مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید بھی آپ کے ہمراہ ہوں گے۔ اور باقی جماعتوں کا دورہ اپنے پروگرام کے تحت کریں گے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۷/۵/۸۲
حیدرآباد	۱۹/۵/۸۲	۵	۲۴
سکندرآباد	۲۵	۳	۲۸
اُونکور	۲۸	۱	۲۹
چنتہ کنٹہ	۲۹	۲	۳۱
کنڈور	۳۱	۵	۳/۶/۸۲
یادگیر	۴/۶/۸۲	۵	۹/۶/۸۲
تیماپور	۹	۲	۱۱
دیودرگ	۱۱	۱	۱۲
حیدرآباد	۱۲	۴	۱۶
دہلی	۱۸	۳	۲۱
قادیان	۲۲/۶/۸۲	-	-

قسط اوّل

اسلامی تعلیم کی روشنی میں عورتوں کے حقوق و فرائض

تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج اُترپردیش بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۱ء

والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولیآء بعض یأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة ویطیعون الله ورسوله اولٰئك سیرحمهم الله ان الله عزیز حکیم (توبہ : ۷۱)

ـــ

رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دُنیا میں تُو آتی تھی
عورت ہونا تھی سخت خطا تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا، تا مرگ سزائیں پاتی تھی
وہ رحمت عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے!!
تُو بھی انسان کہلاتی ہے سب حق تیرے دِلواتا ہے
بھیج درود اُس محسن پر تُو دن میں سَو سَو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار
(کلام حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا)

صدرِ محترم و حاضرین کرام! بہنوں اور بھائیو!!

عورت کی ایک حیثیت انسان ہونے کی ہے دوسری حیثیت ایک مومنہ کی اور تیسری حیثیت ایک صنفِ نازک ہونے کی ہے۔ ان تینوں حیثیتوں کے اعتبار سے عورتوں کے وہی حقوق و فرائض ہیں جو مردوں کے ہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں منظوری کی غرض سے جب یہ عنوان پیش ہوا کہ "اسلامی تعلیم کی روشنی میں عورتوں کے حقوق و فرائض" اس پر حضور انور نے فرمایا:۔

"وہی جو مردوں کے ہیں کوئی فرق نہیں"۔

میرے مضمون کے تین پہلو ہیں:۔

اوّل: ایک مومن کی حیثیت سے عورتوں کے حقوق و فرائض۔

دوسرا: ایک انسان کی حیثیت سے عورتوں کے حقوق و فرائض۔

سوم: ایک صنفِ نازک کی حیثیت سے عورتوں کے حقوق و فرائض۔

اس بات کی وضاحت کی غرض سے کہ ایک مومن کی حیثیت سے عورتوں کے وہی حقوق و فرائض ہیں جو مردوں کے ہیں۔ قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ پیش کر رہا ہوں۔ یہ وہی آیت ہے جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ:۔

"مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان پر رحم کریگا اللہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے"۔

یہ سب حقوق اس اعتبار سے ہیں کہ ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کو مساوی حیثیت سے یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ ان نیک باتوں پر عمل کر کے ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں۔ کسی کے لئے بھی کوئی روک نہیں ہے۔ اور فرائض اس اعتبار سے ہیں کہ ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کا فرض ہے کہ ان نیک باتوں پر عمل کر کے ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔

اس آیت کریمہ میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کا جبرًا ذکر کر کے مساویانہ حقوق و فرائض بیان کئے گئے ہیں۔ اور آخر میں پُر حکمت انداز میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا حکم لگا کر مومن مردوں اور مومن عورتوں کے تمام حقوق و فرائض کا احاطہ کر لیا گیا ہے۔ اور اس آیت کریمہ میں قاعدہ تغلیب کے مطابق سب مذکر کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔ گویا ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت اپنے رشتہ داروں، اپنے ہمسایوں اپنے حکومتی اور کاروباری تعلقات بلکہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں جو حقوق حاصل کرے یا فرائض انجام دے ان سب پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی پابندی مساویانہ حیثیت سے لگا دی گئی ہے۔ یہ تمام امور اس بات کا ثبوت ہیں کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں مومن عورتوں کا جبرًا ذکر نہ بھی ہو اور سب کے سب مذکر کے صیغے ہی استعمال ہوئے ہوں۔ وہاں بھی صرف مومن مرد ہی مخاطب نہیں ہوتے۔ بلکہ عمومًا مساوی حیثیت کے ساتھ مومن عورتیں بھی مخاطب ہوتی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰایها الذین اٰمنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

یعنی اے مومنو! تم اللہ اور رسول اور حاکم وقت کی اطاعت کرو۔ اس آیت کریمہ میں مومن عورتوں کا جبرًا ذکر نہیں ہے۔ مگر جیسا کہ بتایا گیا ہے اس آیت کریمہ کی مخاطب مومن عورتیں بھی اُسی طرح ہیں جس طرح مومن مرد ہیں۔ کیونکہ کسی آیت کریمہ کے ایسے معنی نہیں کئے جا سکتے جو دوسری آیات کے مخالف ہوں۔ اور متشابہات کو محکمات کے تابع کیا جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ قرآن کریم میں مومن عورتوں کے بھی وہی حقوق و فرائض ہیں جو مومن مردوں کے ہیں۔ کوئی فرق نہیں ہے۔

انسان

دوسرا پہلو میری تقریر کا یہ ہے کہ انسان ہونے کے اعتبار سے بھی اسلامی تعلیم کی روشنی میں عورتوں کے وہی حقوق و فرائض ہیں جو مردوں کے ہیں۔ اس امر کی وضاحت کے لئے سینکڑوں آیات میں سے صرف ایک آیت کریمہ بطور نشان پیش کر رہا ہوں۔ فرمایا:۔

یٰایها الناس انا خلقنٰکم من ذکر وانثیٰ وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقٰکم (الحجرات: ع ۲)

یعنی اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو! اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

اس آیت کریمہ میں "الناس" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ بھی "انس" "اناس"۔ "انسان" اور "بشر" کی طرح عربی زبان میں مردوں اور عورتوں کے لئے مساویانہ حیثیت سے استعمال ہوتا ہے۔ وہ سب مسلم ہوں یا غیر مسلم، اس آیت کریمہ میں سب کو ہی یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ جو لوگ گروہوں اور ذاتوں اور اصناف کو تفاخر اور تکبر کا ذریعہ بنا لیتے ہیں وہ اسلام کے خلاف کام کرتے ہیں۔ لہٰذا عورت ہو یا مرد جو بھی نیکی اور تقویٰ میں سبقت لے جائے گا وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ معزز ہوگا۔ کسی کے لئے بھی کوئی روک نہیں ہے۔

حال ہی میں ہماری واجب الاحترام وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے عورتوں کے تین روزہ بین الاقوامی کنونشن کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم عورتیں بھی انسان ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی انسانیت کا سلوک ہونا چاہیئے"۔

اس کنونشن میں پندرہ ممالک کے ڈیلیگیٹ شریک ہوئیں۔ مسز گاندھی نے فرمایا:۔

"میں ایک عورت ہونے کے ناطے کوئی متعصبانہ بات عورتوں کی جانب سے نہیں کہہ رہی ہوں بلکہ یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں بھی انسان خیال کیا جانا چاہیئے۔ اور ہم سے بھی انسانیت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اور صاف کہا کہ ہمارا معاشرہ ان قواعد قوانین سے چمٹا ہوا ہے جو مردوں نے بنائے ہیں۔۔۔۔۔

اب ہماری تمام تر کوشش لازمًا یہ ہونا چاہیئے کہ کوئی بھی قانون یا رسم و رواج عورتوں کے ساتھ امتیاز نہ برت سکے"۔

(سیاست جدید کانپور ۲۹ نومبر ۱۹۸۱ء)

ہم اس مقدس اسٹیج سے اس بیان کی تائید کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ دُنیا کے تمام مذاہب اور سماجی نظاموں میں سے اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جس کی سینکڑوں آیات میں انسان ہونے کے اعتبار سے عورتوں کے بھی وہی حقوق بتائے گئے ہیں جو مردوں کے ہیں۔ اور صنفِ نازک ہونے کے اعتبار سے اسلام نے مردوں کی نسبت سے عورتوں کو زیادہ حقوق دیئے ہیں۔ اور عورتوں کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم ہی وہ مقدس اور منفرد قانونِ شریعت ہے جو نہ مردوں نے بنایا ہے نہ عورتوں نے بلکہ احکم الحاکمین خالقِ کائنات اللہ تعالیٰ نے اس مقدس کتاب کو نازل فرمایا ہے۔ اور خدائی وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ وہ وقت دُور نہیں جبکہ عورتیں اسلامی تعلیم کے مطابق اپنے حقوق حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی ؏

ٹلتی نہیں ہے بات خدائی یہی تو ہے

صنفِ نازک

تیسرا حصہ اس مضمون کا یہ ہے کہ صنفِ نازک کی حیثیت سے عورتوں کے حقوق و فرائض اس اعتبار سے دو باتیں بڑی ہی قابلِ غور ہیں۔ اوّل یہ کہ صنفِ نازک جسے حدیث نبویؐ میں "شیشوں" کی نزاکت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ الفاظ ہی بتا رہے ہیں کہ قدرتی طور پر عورت ذات میں مردوں کی بہ نسبت کچھ کمزور پہلو موجود ہیں۔ لہٰذا جب تک عورت کے حقوق کا پورا پورا تحفظ نہ کیا جائے اور بسبب موقعہ عورتوں کو کچھ زیادہ حقوق نہ دیئے جائیں تب تک عورتیں مساویانہ حیثیت سے مردوں کی سوسائیٹی کا کارآمد اور مفید حصہ نہیں بن سکتیں۔

وجوہات قابل توجہ ہیں کہ عورت اور مرد کے درمیان قدرتی جسمانی فرق پائے جانے کی وجہ سے متوازن تقسیم کار کا مسئلہ بھی بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلام نے ان دونوں اہم باتوں کو احسن رنگ میں حل کیا ہے (جس کی تفصیل آئندہ سطور میں حسب موقعہ آئے گی) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض وبما انفقوا من اموالهم (النساء)

یعنی مردوں کو عورتوں پر اس فضیلت کے سبب سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو دوسرے پر دی ہے۔ اور اس سبب سے کہ وہ اپنے اموال میں سے عورتوں پر خرچ کرتے ہیں، نگران (مقرر کئے گئے ہیں)۔ اس آیت کریمہ میں ایک طرف مردوں کو بعض حالات میں آخری فیصلہ دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اور دوسری جانب ایک بہت بڑی ذمہ داری کلیۃً مردوں پہ ڈال دی ہے۔ یہ مالی ذمہ داری ہے۔

لہٰذا اسلامی تعلیم کی رو سے اگر بیوی اپنے بنیادی فرائض بچوں کی تعلیم و تربیت وغیرہ کو انجام دیتے ہوئے کوئی آمد پیدا کرتی ہے تو یہ اس کی ذاتی جائیداد ہوتی ہے۔ شوہر اس مال کو جبراً گھر کی ضروریات میں خرچ کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ لہٰذا اسلامی تعلیم کی رو سے یہ مردوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر میں ایسا ماحول پیدا کریں جس میں عورتیں اپنے فرائض کو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے سکیں کیونکہ وہ اگرچہ اس تقسیم کار کی وجہ سے عورتوں اور مردوں کے حقوق و فرائض کی نوعیت میں ضرور فرق آیا ہے مگر حقوق و فرائض کی اہمیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ بلکہ شوہر اور بیوی اپنے اپنے حلقۂ کار میں برابری کی حیثیت سے دونوں اہم مقام رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولهن مثل الذي عليهن (بقرہ ع۲۸)

یعنی جس طرح مردوں کے عورتوں پر کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح عورتوں کے بھی مردوں پر کچھ حقوق ہیں۔ گویا حقوق و فرائض دونوں کے لئے برابری کی حیثیت سے ہیں۔

اگر میاں بیوی کے مابین ناچاکی کی صورت پیدا ہو جائے تو بھی برابری کی حیثیت سے ان میں مصالحت کے لئے ایک پنچ شوہر کے رشتہ داروں کی جانب سے اور ایک پنچ بیوی کے رشتہ داروں کی جانب سے مقرر ہوگا۔ حكما من اهله وحكما من اهلها (النساء ع۶)

اسی طرح مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو برابری کی حیثیت سے علم حاصل کرنے کا حق ہے اور علم حاصل کرنا فرض بھی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة (ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هن لباس لكم وانتم لباس لهن۔ یعنی مرد عورتوں کے لئے اور عورتیں مردوں کے لئے برابر کی حیثیت سے لباس اور زینت کے حق اور فرض کے مصداق ہیں۔

نکاح و شادی

ہر مذہب میں اپنے اپنے طریق پر بیاہ شادی اور نکاح کے ذریعہ سے ازدواجی تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ بعض لوگ اس موقعہ پر لڑکی کو خیرات کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں جسے "کنیا دان" کہتے ہیں۔ ہندو مذہب کا یہی عقیدہ ہے مگر اسلامی نکاح ایک مقدس معاہدہ ہے جو میاں بیوی کے درمیان برابری کی حیثیت سے قرار پاتا ہے اور ان دونوں کے مابین کچھ حقوق و فرائض طے پاتے ہیں جن کی پابندی کرنا دونوں پر لازم ہوتا ہے جس طرح مرد کو یہ حق حاصل ہے کہ شریعت اسلامیہ کی پابندی کے ساتھ وہ جہاں چاہے شادی کرے اسی طرح ایک عورت کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ شریعت اسلامیہ کی پابندی کے ساتھ جہاں چاہے شادی کرے۔ ہاں عورت کے لئے ولی اور سرپرست کی پابندی لگا دی گئی ہے لا نكاح الا بولي۔ اسی پابندی کی وجہ سے عورت کا حق غصب نہیں کیا گیا بلکہ عورت کے حق کا پورا پورا تحفظ کیا گیا ہے۔ کیونکہ تقسیم کار کی نوعیت کی وجہ سے عورت کا دائرہ عمل زیادہ تر محدود اور گھریلو ہے۔ اس لئے گھر سے باہر کے حالات کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ جبکہ مرد کا دائرہ عمل زیادہ تر گھر سے باہر ہوتا ہے۔ مرد نسبتاً باہر کے حالات سے زیادہ واقف ہوتے ہیں۔ ولی باپ بھائی چچا دادا وغیرہ حسب حالات کوئی مرد ہی ہو سکتا ہے۔ اور جب تک ولی اور لڑکی دونوں ایک رشتہ پر متفق نہ ہوں عام حالات میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ پس اس پابندی سے مردوں کے ذریعہ سے عورتوں کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کیا گیا ہے۔ تاکہ کوئی بُرا مرد انہیں دھوکا نہ دے سکے۔

جہیز اور مہر

آج جہیز کی لعنت سے چھٹکارا پانے کے لئے ہمارے ملک میں بہت کچھ پروگرام بنائے جاتے ہیں اور بڑے سخت انداز میں لکھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک لڑکا جب اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اچھا ملازم ہو گیا۔ اس کی خواہش تھی کہ ایسی جگہ شادی ہو جہاں جہیز زیادہ ملے۔ ایک امیر کبیر آدمی کے ہاں اس کے رشتہ کی بات ہو رہی تھی لڑکے نے کہا کہ جہیز میں گھر کا سب کچھ سامان موٹر کار بھی اور بنک بیلنس بھی۔ لڑکی والوں نے سب کچھ منظور کر لیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ لڑکی اکثر بیمار رہتی ہے۔ عمر بھی زیادہ ہے پچاس ساٹھ سال عمر ہو گئی۔ باقی سب ٹھیک ہے

لڑکے نے گھبراہٹ میں دریافت کیا کہ بھئی یہ تو بتاؤ کہ لڑکی کی شادی [illegible] کیوں نہیں۔ لڑکی والوں نے بڑے اطمینان سے جواب دیا کہ ہمیں ان باتوں کی فکر نہیں ہے شادی کے موقعہ پر [illegible] جہیز [illegible] بچی [illegible] تعلیم کی وجہ سے [illegible] کی صورت میں حسب توفیق جو کچھ دیا جا سکے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ ایسا ہونا چاہیئے مگر منہ سے مانگ کر جہیز یا Demand کر کے جہیز حاصل کرنا یا کم جہیز پر لڑکی کو طعنہ دینا اسلامی تعلیم کی رو سے سخت ناپسندیدہ حرکت ہے۔ (بہت نرم الفاظ استعمال کر رہا ہوں) کیونکہ اسلام نے اس کے سراسر برعکس شادی کے موقعہ پر بیوی کو ایک اور حق دیا ہے اور وہ اس کا مہر ہے جو شوہر کے ذمہ ہوتا ہے اور وہ خوشی سے ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وآتوا النساء صدقاتهن نحلة۔

(النساء ع۱)

یعنی عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کیا کرو پس مہر ادا کرنا فرض ہے اور جہیز مانگ کر حاصل کرنا سخت ناپسندیدہ حرکت ہے۔ کیونکہ مالی ذمہ داری کلیۃً مرد پر ڈالی گئی ہے۔

بیوہ کی شادی

جس طرح کسی مرد کی بیوی فوت ہو جائے تو وہ شادی کر سکتا ہے اسی طرح اسلام نے عورتوں کو بھی یہ حق دیا ہے کہ بیوہ ہونے کی حالت میں [illegible] شادی کر سکتی ہیں۔ [illegible] ہندوستان میں بھی بڑا ظلم ہوتا رہا ہے ہندو مذہب میں دھرم [illegible] بیوہ عورت کو سخت منحوس خیال کیا جاتا تھا۔ اسے [illegible] ایک وقت کھانا کھانے کی اجازت تھی بعض بیوہ عورتیں [illegible] تاکہ لاوارث [illegible] ہو جاتی ہیں۔ "ستی" کی رسم [illegible] رسم تھی جس کے مطابق بیوہ عورت کو [illegible] ہوتا تھا کہ وہ اپنے مرنے والے شوہر کی دہکتی ہوئی چتا میں چھلانگ لگا کر بھسم ہو جائے۔ انیسویں صدی میں راجہ رام موہن رائے پیدا ہوئے جو ہندو ہونے کے باوجود عربی فارسی اور اسلامی علوم سے واقفیت رکھتے تھے اور برہمو سماج کے بانی تھے۔ انہوں نے ستی کی رسم کے خلاف زوردار احتجاج کیا اور آخر قانونی حیثیت سے اس ظالمانہ رسم کا خاتمہ ہو گیا۔ اسی طرح کئی ہندو بیواؤں کی راجہ صاحب نے ایک ساتھ ان کی شادیاں کروا دیں جس کے نتیجہ میں ان کی سخت مخالفت ہوئی اور راجہ صاحب کے پتاجی نے انکو اپنے گھر سے نکال دیا۔ اس کے مقابل پر اسلام نہ صرف یہ کہ بیوہ عورتوں کو نکاح کرنے کا حق دیتا ہے بلکہ بیواؤں کے ساتھ عام ہمدردی اور حسن سلوک کا بھی خصوصی حکم دیتا ہے۔ رسول اکرم فرماتے ہیں بیوہ عورتوں اور محتاجوں کی خبر گیری کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو رات کو عبادت کے لئے جاگتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔" (بخاری) یہ وہ حقوق ہیں جو اسلام کے سوا کسی مذہب نے بھی بیوہ عورتوں کو نہیں دیئے۔

→ (قسط اول ختم) ←

(باقی)

لوکل انجمن احمدیہ کے تحت دو تربیتی اجلاس

گذشتہ دنوں بعض مہمانان کرام کی آمد سے استفادہ کرتے ہوئے لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام دو تربیتی اجلاسات کا اہتمام کیا گیا۔ (۱) ۔ پہلا اجلاس مورخہ [illegible] کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی مکرم حافظ اسلام الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز ناصر علی عثمان کی نظم خوانی کے ساتھ آغاز پذیر ہوئی۔ اس نشست کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری فضل دین صاحب مقیم لائبیریا (مغربی افریقہ) تھے۔ قادیان تشریف لانے سے پہلے آپ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے عقد ثانی کی مبارک و مسعود تقریب کو بچشم خود دیکھنے اور حضور پر نور کا ارشاد فرمودہ پر معارف خطبہ نکاح سماعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ موصوف نے احباب قادیان کے اشتیاق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس تقریب سعید کی روح پرور تفاصیل بیان کیں۔ مختصر صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (۲) ۔ دوسرا تربیتی اجلاس مورخہ [illegible] کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک ہی میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کی نظم خوانی کے بعد محترم غازی محمد صدیق صاحب آف راولپنڈی نے اپنے قبول احمدیت کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات بیان کئے۔ ازاں بعد مکرم سید عبدالغنی صاحب برہ پورہ (بہار) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ آخر میں محترم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ لاہور نے ایک برجستہ اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ مختصر صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل

یادِ رفتگاں

پیارے ابّا جان چوہدری فضل احمد صاحب پی۔ای۔ایس (ریٹائرڈ) مرحوم

از مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب چیف انجینئر نائیجیریا حال انگلستان

مورخہ ۸ بوقت ۱/۲ ۷ بجے شام نائیجیریا سوکوٹو سے ۱۲۵ میل دور اپنے دفتر میں کام کر رہا تھا کہ ایک شخص کی دستی پر ریڈیو پیغام موصول ہوا "تمہارے بھائی نے انگلینڈ سے اطلاع دی ہے کہ تمہارے ابا جان پاکستان میں ابھی ابھی وفات پا گئے ہیں" انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چند لمحوں کے لئے تو سکتہ ساطاری ہو گیا تھوڑی دیر بعد جب اپنے آپ کو سنبھالا تو فوراً ربوہ ایک ٹیلیکس دیا کہ ابا جان کو میرے آنے تک دفن نہ کیا جائے دوسرا پیغام یہ دیا کہ کل میری اولین پرواز میں پاکستان کے لئے بکنگ کر دی جائے ۶ بجے شام ہم سب (میری بیوی اور تین چھوٹے بچے) بذریعہ کار ۴۰۰ میل دور واقع کانو کے انٹرنیشنل ہوائی اڈے کی طرف روانہ ہوئے۔ اور راتوں رات سفر کر کے ۱/۲ ۳ بجے صبح اپنے بھانجے مبشر احمد خان کے گھر کانو پہنچے۔ اسی روز دوپہر کو لنڈن کی پرواز پکڑی شام کو لنڈن اترے تو پتہ چلا کہ پاکستان کے لئے اگلی پرواز کل مورخہ ۱۹ فروری کی دوپہر کو ہے مجبوراً ہوٹل میں قیام کرنا پڑا فون کرنے پر بھائی رشید بھی بریڈفورڈ سے صبح سویرے لندن پہنچ گئے۔ اُن کی زبانی معلوم ہوا کہ ابا جان مورخہ ۸ ۲ بروز سوموار فوت ہو چکے تھے۔ چونکہ ان کے پاس میرا نیا Telex نمبر نہیں تھا اس لئے انہوں نے میرے پرانے نمبر کے ذریعہ اطلاع کی۔ اس طرح پیغام ایک گھنٹہ کی بجائے ساٹھ گھنٹے میں ملا۔ پیغام کے الفاظ "ابھی ابھی" سے میں نے سمجھا کہ جمعرات کو وفات ہوئی ہے۔ جب تک میں ربوہ پہنچا تو ابا جان اور دل کا ایک برج چکا تھا میں سیدھا بہشتی مقبرہ گیا اور ابا جان کی قبر پر کھڑے ہو کر دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔ اور بے ساختہ رونا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں بعد کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا ابا جی کو ملنے آئے ہو۔ پھر زور سے کہا ابا جی لئیق آپ کو ملنے آیا ہے یہ میری بڑی سے چھوٹی بہن حمیدہ تھیں۔

پھر میں گھر آ کر اماں جان اور دوسری بہنوں کو ملا۔ گھر بالکل بے رونق اور خالی لگ رہا تھا۔ ہمارے ابا جان نہایت ہی محبت کرنے والے [illegible]۔ اور فرشتہ سیرت انسان تھے ان کے ساتھ ہم تمام بہن بھائیوں کو ایک دوسرے سے بڑھ کر محبت تھی حقیقت تو یہ ہے کہ اس محبت کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا ہم جب [illegible] تھے اور جب کبھی بھی سفر کرنا ہوتا تو دُعا کے ساتھ رخصت کرتے اور ساتھ ہی ایک self addressed پوسٹ کارڈ دے کر تاکید فرماتے کہ بیٹا پہنچتے ہی لکھ کر پوسٹ کر دینا تاکہ تسلی ہو۔

خاکسار ۱۹۶۲ میں اپنی تعلیم کے لئے انگلینڈ آیا۔ فونڈیشن انجینئرنگ کے پوسٹ گریجوایٹ کورس میں داخلہ ملنے کے بعد میں نے ابا جان کو لکھا کہ حضرت راجیکی صاحب سے دُعا کی درخواست کریں آپ نے حضرت مولوی صاحب کی معیت میں دُعا کے بعد مجھے لکھا کہ دُعا کے دوران مجھ پر بھی رقت کی کیفیت طاری ہو گئی اور دُعا کے فوراً بعد مولوی صاحب نے فرمایا کہ دُعا شروع کرتے ہی روشنی ہو گئی۔ انشاء اللہ یہ کورس بابرکت ہوگا۔ یہ اطلاع ملتے ہی میں نے اپنے باقی چھ کلاس فیلوز کو بتایا کہ خدا تعالےٰ مجھے اس کورس میں انشاء اللہ ضرور کامیابی دے گا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ کچھ عرصہ انگلینڈ اور پھر امریکہ میں ملازمت کرنے کے بعد ۱۹۶۷ء میں خاکسار دوسرے پوسٹ گریجوایٹ (ہائی وے انجینئرنگ) کے لئے دوبارہ انگلینڈ آیا۔ اور اُسے پاس کرنے کے بعد پاکستان جاتے ہوئے ابا جان کے لئے مختلف چیزوں کے علاوہ ایک کار بھی ہمراہ لے گیا اور اس کا ذکر کر کے میں نے انہیں بتایا کہ اب میں آپ کو ایک ڈرائیور بھی رکھ دوں گا۔ تو فوراً کہنے لگے بیٹا تم فکر نہ کرو میں خود ہی ڈرائیو کر لوں گا۔ چنانچہ میرے بھانجے اعجاز المسیح جو ائیرفورس میں ونگ کمانڈر ہیں نے ابا جان کو دو تین ڈرائیونگ کے سبق دیئے ابا جان پورے اعتماد سے ۷۰ سال کی عمر میں ڈرائیونگ کرنے لگ گئے خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ کار تقریباً ۱۰ سال تک آپ کے استعمال میں رہی۔ اس کے بعد ابا جان کبھی بیمار ہو جاتے کبھی ٹھیک ہو جاتے۔ اپریل ۱۹۷۹ میں آپ شدید بیمار ہو گئے۔ مجھے نائیجیریا میں اطلاع ملی تو فوراً فیملی سمیت ربوہ پہنچ گیا۔ خدا تعالےٰ نے فضل کیا اور ابا جان کافی ٹھیک ہو گئے۔ مگر کمزوری کے باعث چلنا پھرنا قدرے مشکل ہو گیا۔ میں نے بھائی رشید کو انگلینڈ فون کر کے ایک پہیوں والی کرسی منگوائی۔ جسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ مجھے نماز کے لئے مسجد لے جایا کریں۔ چنانچہ تمام نمازوں کے لئے محلے کے اطفال یا عزیز۔ اور جمعہ کے روز میرے بھتیجے عزیز حمید انہیں مسجد لے جاتے۔

ستمبر ۱۹۷۹ میں میں سالانہ چھٹی پر دوبارہ پاکستان آیا۔ اب چونکہ ابا جان کی نظر بھی کمزور ہو چکی تھی۔ اس لئے میں نے بریگیڈیر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (خلف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی) سے درخواست کی کہ وہ ابا جان کو دیکھ جائیں۔ چنانچہ میں خود میاں صاحب کو لاہور سے لے کر ربوہ آیا۔ میاں صاحب نے چند ادویات لکھ کر دیں اور فرمایا کہ ان کے استعمال سے بینائی میں کچھ اضافہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد Telescopic Lenses لگا دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد ساتھ ہی میاں صاحب نے فرمایا کہ نظر آپریشن سے ٹھیک ہو سکتی ہے مگر موجودہ حالت میں آپریشن مناسب نہیں۔ جب اُن کی صحت ذرا بہتر ہو جائے تو سفر کر سکیں گے نیز یہ کہ اس عمر میں ابا جان اور اماں جان کو علیحدہ نہیں کرنا چاہیے ان ہدایات اور ابا جان کی معذوری کے پیش نظر میں نے دل میں فیصلہ کیا کہ اگلی چھٹی (ستمبر ۱۹۸۰) سے پہلے انگلینڈ میں Centrally Heated مکان خرید کر ابا جان اور اماں جان کو لے جاؤں گا۔ جہاں بھائی رشید اُن کا وہاں خیال رکھیں گے۔ گو ابا جان کا پاسپورٹ میں نے پہلے ہی بنوایا ہوا تھا۔ مگر اس پروگرام کی بابت باقی انتظامات مکمل ہونے سے قبل انہیں بتانا مناسب نہ سمجھا۔ اس سلسلہ میں میں نے بھائی رشید سے خط و کتابت شروع کی ہی تھی کہ ابا جان کی وفات کی اطلاع آ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عملی زندگی کا آغاز اور ذمہ داریاں

ابا جان مورخہ ۲ ۱۸۹۸ کو کنگرالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے دادا جان چوہدری محمد دین صاحب مرحوم کنگرالی کے نمبر سے بڑے زمیندار، شمال کنگرالی کے ذیل دار اور مقامی مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ دادا جان مرحوم نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ کر حضور کی بیعت کی اور اس طرح انہیں اپنے علاقہ میں سب سے پہلے احمدی اور حضور کے صحابی بننے کا شرف حاصل ہوا۔

ابا جان نے مڈل تک کنگرالی میں تعلیم حاصل کی۔ میٹرک کے لئے گجرات اور بی۔اے کے لئے لاہور گئے۔ بی۔اے آنرز پاس کر کے بی ٹی کیا اور محکمہ تعلیم میں بطور ٹیچر اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ چند ہی سالوں بعد اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز بن گئے اس پوزیشن پر گجرات بھی تقرری ہوئی۔ جب کبھی آپ کنگرالی انسپکشن کے لئے جاتے تو دادا جان چھٹی لے لیتے اور سیکنڈ ہیڈ ماسٹر سے سکول کا معائنہ کرواتے تاکہ بیٹا اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر ادا کر سکے۔

ابا جان کی شادی کنگرالی سے ۲ میل دور واقع گاؤں چک سکندر میں محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ سے ہوئی ۲۵ سال کی عمر تھی کہ دادا جان کا اچانک انتقال ہو گیا اور گھر کی تمام ذمہ داری آپ پر آن پڑی۔ اُس وقت اُن کے ایک ہی چھوٹے بھائی چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم زیر تعلیم تھے۔ ابا جان نے اُنہیں ایم اے تک تعلیم دلوائی

ابا جان گجرات کے بعد کافی عرصہ سرگودھا میں اے۔ ڈی۔ آئی۔ ایس اور بعد میں ملتان کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز بنے ۱۹۵۲ میں ریٹائر ہونے کے بعد ربوہ میں آباد ہوئے اور گورنمنٹ سروس کی توسیع ملنے کے باوجود آپ نے انکار کر دیا اور ربوہ میں آنریری سروس کے لئے اپنے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضورؓ نے ابا جان کو نائب ناظر تعلیم مقرر فرمایا۔ بعد میں ناظر تعلیم اور پھر ناظر دیوان بنے۔ کچھ عرصہ صدر انجمن احمدیہ کے صدر بھی رہے۔ اور اس طرح تقریباً ۲۸ سال جماعت کی بے لوث خدمت کی۔

۱۹۵۴ میں بیک وقت ہم تین بھائی تعلیم الاسلام کالج میں اور ہماری چھوٹی بہن نصرت گرلز ہائی سکول میں زیر تعلیم تھے۔ ابا جان نے ہم سب کا خرچ برداشت کیا ۱۹۷۵ میں ہمارے بڑے بھائی جان چوہدری محمد احمد صاحب سابق درویش قادیان کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت سے آخر وقت تک آپ بھائی جان مرحوم کی فیملی کی کفالت کرتے رہے۔

اولاد

خدا تعالےٰ کے فضل نیز ابا جان اور بزرگانِ سلسلہ کی دُعاؤں سے آپ کے چاروں لڑکے اور چاروں لڑکیاں اپنے اپنے گھر آباد ہیں۔ سب سے بڑے لڑکے چوہدری محمد احمد صاحب سابق درویش قادیان ۱۹۷۵ میں وفات پا گئے۔ ان سے چھوٹے لڑکے چوہدری شریف احمد صاحب، آزاد کشمیر میں بنک منیجر ہیں۔ تیسرے لڑکے چوہدری رشید احمد صاحب پچھلے بیس سال سے انگلینڈ میں رہائش پذیر ہیں اور خاکسار لئیق احمد چوہدری پچھلے چار یا پانچ سال سے نائیجیریا میں چیف انجینئر ہیں۔ میری سب سے بڑی ہمشیرہ محمودہ بیگم چوہدری عبدالمالک صاحب ابن حافظ عبدالعلی صاحب

مرحوم سرگودھا سے بیاہی گئیں۔ اُن سے چھوٹی ہمشیرہ حمیدہ بیگم صاحبہ چوہدری نذیر احمد خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر ل شیخوپورہ کی بیگم ہیں۔ تیسری ہمشیرہ رشیدہ بیگم صاحبہ چوہدری ضمیر احمد خان صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر LIVE STOCK کی اہلیہ ہیں۔ اور سب سے چھوٹی ہمشیرہ مجیدہ بیگم صاحبہ ایم۔ اے۔ چوہدری منور احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ ایگریکلچرل (بیروت) جو کہ مڈل ایسٹ میں SOIL SCIENTIST ہیں کی بیگم ہیں۔

اباجان نے وفات کے وقت تین لڑکوں اور ۴ لڑکیوں کے علاوہ کم و بیش پچاس پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں۔ پر پوتے پر پوتیاں اور پر نواسے پر نواسیاں اپنی یادگار چھوڑیں۔ آپ کے نواسے میں سے ایک ونگ کمانڈر ہیں ایک نائجیریا میں ایجوکیشن افسر اور ایک انگلینڈ میں پی۔ ایچ ڈی میں زیر تعلیم ہیں۔ اباجان اپنے تمام بیٹوں بیٹیوں سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے ہم سب کے دل میں اباجان کے لئے ایک ہی جیسی تڑپ تھی۔

خاکسار نے اس خیال سے کہ کہیں شادی کے بعد والدین کی خدمت جیسے نیک کام سے محروم نہ ہو جاؤں دُعا کی کہ خدایا میری شادی میں کچھ دیر کر دے تاکہ جس قدر ہو سکے میں اپنے والدین کی خدمت کر سکوں۔ چنانچہ شادی میں کچھ دیر بھی ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے مجھے دل کھول کر خدمت کرنے کی توفیق بھی دی۔ جب ۱۹۷۳ء میں میری شادی ہوئی تو میں نے پھر دُعا کی کہ خدایا میں اس بات سے ڈرتا تھا کہ شادی میرے والدین کی خدمت میں خلل انداز نہ ہو تو اپنے فضل سے ایسے سامان کر کہ میری بیوی بھی خدمت میں برابر کا حصہ لے۔ خدا تعالیٰ نے میری یہ دُعا بھی سن لی چنانچہ میری بیوی نے اباجان اور اماجان کے پاس رہ کر خدمت کی اور ایک دفعہ بھی میرے جذبۂ خدمت کو مجروح نہیں کیا۔

بینائی پر اثر

اپریل ۱۹۷۸ء میں جب میرے بیوی بچے پاکستان میں ہی تھے اباجان پر فالج کا حملہ ہوا۔ ان ہی دنوں میں میری بیوی کو نائجیریا واپس آنا تھا مقررہ تاریخ سے ایک روز قبل لاہور فون کرنے پر معلوم ہوا کہ اباجان بیمار ہو رہے ہیں۔ اسی لئے نگہت نے خود ہی اپنی ریزرویشن منسوخ کرا دی ہے۔ ایک طرف تو مجھے تسلّی ہوئی کہ میری بیوی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ دوسری فکر یہ ہوئی کہ کہیں اباجان زیادہ ہی بیمار نہ ہوں۔ چند دنوں بعد نگہت کا تسلّی کا خط آیا مگر میں نے محسوس کیا کہ اباجان مجھے کیوں خط نہیں لکھ رہے۔ میں نے نگہت کو خط لکھا کہ "اباجان سے پوچھو کہ کیا وہ مجھ سے ناراض ہیں۔ جو مجھے خط نہیں لکھ رہے۔ میرا خط سُن کر اباجان رونے لگ گئے اور کہنے لگے کہ اسے کیا پتہ ہے کہ اب میری نظر متاثر ہو گئی ہے اور میں خود خط نہیں لکھ سکتا۔

اس کے بعد سے ہم اباجان کی موتیوں جیسی تحریر سے محروم ہو گئے۔

بعض دلچسپ واقعات

(۱) اپنے گاؤں گگرالی میں بچپن میں ایک دن اباجان اپنی گھوڑی پر سیر کے لئے نکلے۔ تھوڑی دیر کے لئے گھوڑی کو ایک جگہ کھڑا کر کے اِدھر اُدھر ہو گئے واپس آئے تو گھوڑی غائب تھی بہت پریشان ہوئے۔ پریشانی کی حالت میں سجدے میں گر گئے اور دُعا کی کہ گھوڑی مل جائے شام کو جب واپس گھر آئے تو دادا جان نے پوچھا کہ پریشان کیوں ہو۔ اباجان نے کہا کہ گھوڑی گم گئی ہے۔ دادا جان نے فرمایا کہ کسی نے تمہیں سجدے میں پڑے ہوئے دُعا کرتے ہوئے دیکھا ہے خدا تعالیٰ نے تمہاری دُعا سن لی ہے اور گھوڑی آگئی ہے۔

ایک شرارت پسند آدمی کی ناکامی

۱۹۰۷ء میں اباجان ضلع میانوالی میں تھے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے ایک شرارت پسند نوجوان نے اباجان کی بے عزّتی کرنے کا منصوبہ بنایا۔ چونکہ اُسے اباجان کی روزمرہ کی نقل و حرکت کا اچھی طرح علم تھا اس لئے وہ ایک خاص موڑ پر چھپ کر بیٹھ گیا۔ جونہی اباجان نزدیک آئے تو وہ باہر نکلا اور اباجان کی طرف بڑھا مگر جب قریب آیا تو اباجان کے قدموں میں گر گیا اباجان نے اُسے پیار سے اُٹھایا اور پوچھا "بیٹا کیا بات ہے؟ نوجوان اُٹھ کر کانپنے لگا اور کہا آیا تو کسی اور نیت سے تھا مگر آپ کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا ہوں لہٰذا آپ مجھے معاف کر دیں۔" اباجان نے کہا کوئی بات نہیں"۔ اس کے بعد وہ شخص سیدھا اُس سکھانے والے شریر آدمی کے پاس گیا اور بجائے اباجان کی بے عزّتی کرنے کے اُس کی بے عزّتی کی۔

مسجد کی چابی

اباجان کو اپنے محلے کی "مسجد راجیکی" جو کہ ہمارے واقع دارالرحمت شرقی کے بالکل بالمقابل ہے، سے خاص محبّت تھی۔ جب مسجد تعمیر نہیں ہوئی تھی تو ہمارے گھر کے باہر والے برآمدے میں نماز ہوتی تھی اس کے بعد کچی مسجد بنی۔ پھر پکی ہوئی تو تمام تعمیر اپنی زیرِ نگرانی کروائی۔ مسجد کی دو چابیاں تھیں۔ ایک ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے پاس اور دوسری اباجان کے پاس۔ ڈاکٹر صاحب کی چابی ایک دفعہ گم گئی وہ دوسری چابی اباجان سے لینے آئے تو فرمانے لگے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں چابی دے کر اپنی زندگی ہی میں مسجد سے تعلق توڑ دوں۔

بیوہ عورتوں کے نام منی آرڈر

دفات سے قریباً ڈیڑھ دو سال قبل سے اباجان کی نظر صحیح طور پر کام نہیں کر رہی تھی اس لئے مجبوراً دوسروں سے خطوط لکھواتے تھے۔ محلہ کے ایک مخلص دوست کا کہنا ہے کہ بعض اوقات کسی کو مسجد میں بلاتے اور PUSH CHAIR پر بیٹھے بیٹھے منی آرڈر فارم دیتے۔ سو روپیہ کا منی آرڈر کبھی کسی بیوہ عورت کے نام کبھی کسی اور بیوہ عورت کے نام بھجواتے۔ جسکا علم صرف انہیں کو تھا۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی ملاقات

پچھلے دنوں جب پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو نوبل پرائز ملا تو میں نے اُن کو مبارک باد کا تار بھیجا اور ساتھ ہی لکھا کہ چونکہ اب اباجان کی نظر کمزور ہو چکی ہے اور وہ خود نہیں لکھ سکتے اس لئے میں اُن کی طرف سے بھی مبارک باد دے رہا ہوں۔ پروفیسر سلام صاحب کا ٹائپ شدہ جواب آیا مگر اس کے نیچے اُنہوں نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا۔

"I will see chaudhry sahib in december in Rabwah insha-Allah."

چنانچہ محترم موصوف خود اباجان کو ملنے آئے اور اباجان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کافی دیر ان کے پاس بیٹھے رہے۔ اباجان نے مبارک باد دی تو فرمانے لگے کہ "یہ پھل اباجان اور آپ ہی کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے۔"

مسجد تک سڑک کی تعمیر

اباجان کے گھر واقعہ دارالرحمت شرقی بالمقابل مسجد راجیکی کے سامنے کی سڑک کچی تھی۔ اور جب کبھی بارش ہوتی تو کیچڑ ہو جاتا جسکی وجہ سے انہیں وہیل چیئر پر مسجد نماز پڑھانے کے لئے لے جانا مشکل ہو جاتا۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل یہ سڑک بننی شروع ہو گئی تو فرمانے لگے۔ اب تو کیچڑ کا بہانہ نہ ہوگا۔ اب تو آرام سے مسجد میں نماز کے لئے لے جایا جا سکونگا۔

دورانِ علالت خدمت کی سعادت

ایک لمبا عرصہ ہماری سب سے چھوٹی بہن عزیزہ مجیدہ بیگم نے اپنی شادی تک (جو کہ ۱۹۶۸ء میں ہوئی) اباجان کی خدمت کی۔ اُن کی شادی سے قبل ہی ہماری سب سے بڑی سے چھوٹی بہن حمیدہ بیگم صاحبہ بچوں سمیت ۱۹۶۲ سے اباجان کے پاس رہنے لگیں اور اُنہوں نے مارچ ۱۹۷۶ تک اباجان کی خدمت کی ازاں بعد اگست ۱۹۷۷ تک میرے بھائی رشید کی بیگم کو ستمبر ۱۹۷۷ سے جون ۱۹۷۸ تک میری بیوی کو اگست ۱۹۷۸ سے آخری وقت تک میرے بڑے بھائی چوہدری محمد احمد صاحب مرحوم کی بیگم اور اُن کے بچوں کو اباجان کی خدمت کا موقع ملا۔ اس عرصہ کے دوران اپریل ۱۹۷۹ سے دسمبر ۱۹۷۹ تک ایک دفعہ پھر میری بیوی نے بھابی کے ساتھ ہاتھ بٹایا۔

آخری ۱۰ ماہ جب کہ اباجان کے لئے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ عزیز حمید احمد (بڑے بھائی محمد احمد صاحب مرحوم کے اکلوتے بیٹے) نیز اُس کی والدہ اور بہن منصورہ بیگم کو اباجان کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ عزیز حمید کی اباجان کی آخری ایام میں خدمت قابلِ تعریف ہے۔ عزیز ڈاکٹر میاں مبشر احمد صاحب کے ساتھ فضلِ عمر ہسپتال میں کام کرنے کی وجہ سے اباجان کی بیماری کی فوراً تشخیص کر لیتا۔ فوری طور پر اباجان کو دوائی دے دیتا۔ بلڈ پریشر وغیرہ بھی چیک کر لیتا اور ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب کو فون کر کے ہدایت لے لیتا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اس طرح بعض اوقات رات کو ہسپتال کھول کر دوائی لیتا اور ضرورت پڑتی تو ڈاکٹر صاحب اباجان کا معائنہ بھی فرماتے۔ اور فیس لینے سے بھی انکار کر دیتے جسکی وجہ سے حمید کو فیس ان کے اکاؤنٹ میں ڈالنی پڑتی۔

آخری لمحات

۴ ر فروری ۱۹۸۰ء بروز سوموار اباجان نے میری بڑی بھابی سے صبح ۱۰ بجے کے قریب کہا کہ سورۃ یٰسین پڑھو اُنہوں نے بار بار سورۃ یٰسین پڑھی دن کو بالکل نارمل رہے۔ شام کو میری بھتیجی ساجدہ سے نظمیں سنتے رہے کافی نظمیں سنانے کے بعد ساجدہ نے کہا "اباجی میں تو اب تھک گئی ہوں"۔ اباجان نے کہا "میں تو نہیں تھکا"۔ شام کو نارمل کھانا کھایا دس بجے کے قریب حمید کو بلایا اور فرمانے لگے کہ میری طبیعت خراب ہے۔ حمید نے کہا اباجی آپ ٹھیک ہو جائیں گے کل کوئی دوائی لے آؤنگا۔ اباجان کہنے لگے "میری طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب ہے" تھوڑی دیر گذری تھی کہ بھابی کو اباجان کے لمبے سانس کی آواز آئی اُنہوں نے حمید کو بلایا اس وقت تک جسم بے حرکت ہو چکا تھا حمید نے جلدی سے مصنوعی سانس دلانے کی کوشش کی۔ اباجان نے دو سانس لئے بھی مگر ان ہی سانسوں کے ساتھ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ حمید نے ڈاکٹر صاحب کو فون کیا۔ ڈاکٹر صاحب فوراً ہی آ گئے۔ اُنہوں نے دیکھ کر اباجان کے جا چکنے کی تصدیق کر دی۔

نورانی چہرہ

جب سے اباجان کی نظر متاثر ہوئی تھی ان کی بائیں آنکھ اچھی طرح بند نہیں ہوتی تھی اس کے متعلق بریگیڈیئر ریٹائرڈ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے فرمایا کہ Muscles کی کمزوری کی وجہ سے آنکھ کی حرکت نارمل نہیں جس کی وجہ سے آنکھ اچھی طرح بند نہیں ہوتی۔ مگر جب آپ کی وفات ہوئی تو دونوں آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں اور چہرہ جیسا کہ بتایا جاتا ہے سُرخ اور نورانی تھا۔

دو خواب

(۱) جس رات اباجان وفات پا گئے اُسی رات اباجان کے ایک عزیز دوست مکرم ذکریا صاحب نے خواب میں دیکھا کہ اباجان ایک نہایت ہی خوبصورت سفید تخت کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں چہرہ سرخ اور نورانی ہے۔ بہت سے احمدی اور غیر احمدی نیچے زمین پر بیٹھے ہیں۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کالی اچکن سفید شلوار اور سفید پگڑی میں ملبوس ان سے اباجان کا تعارف کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ چوہدری صاحب آج شب معراج کے لئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد لوگوں نے باری باری اباجان سے معانقہ کرنا شروع کر دیا جب محمد ذکریا صاحب کی باری آئی تو تخت اونچا ہونے کی وجہ سے ذکریا صاحب کی پیشانی اباجان کے گھٹنوں کے برابر پہنچ سکی اس لئے جب اباجان نے انہیں اپنے بازوؤں میں لے لیا تو ذکریا صاحب نے اپنی پیشانی اباجان کے گھٹنوں پر رکھ دی۔ اباجان کافی دیر تک ذکریا صاحب سے ملتے رہے حتی کہ لوگ کہنے لگے کہ یہ کون صاحب ہیں۔ جو اتنی دیر چوہدری صاحب سے مل رہے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور صاحب جن کا نام خالد ہے اپنی بچی منزہ کو اپنے بائیں بازو میں اُٹھائے ہوئے اباجان سے دائیں ہاتھ سے معانقہ کرتے ہیں یہ نظارہ تھوڑی دیر بعد ذکریا صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ ذکریا صاحب صبح ۷ بجے کے قریب ہمیں کو یہ خواب سنا ہی رہے تھے کہ باہر شور ہوا اور خبر ملی کہ چوہدری صاحب رات رحلت فرما گئے۔

(۲) اُسی رات اباجان کی وفات کے بعد میرے بھتیجے حمید احمد اپنے دونوں عزیزان شوکت اور ناصر کے ساتھ محلہ دارالیمن میں حاجی نذیر احمد صاحب کو اباجان کی وفات کی اطلاع دینے گئے اور ساتھ ہی اُن سے کفن اور غسل کی درخواست کی حاجی صاحب نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے معاً بعد چوہدری صاحب کے غسل کے لئے پہنچ جاؤں گا۔ اس کے بعد حاجی صاحب نے وضو کیا۔ دو نفل نماز پڑھی اور پھر سو گئے۔ حاجی صاحب خواب میں دیکھتے ہیں کہ مومن صاحب (مومن کلاتھ ہاؤس والے) میرے پاس آئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ میرے ساتھ سکوٹر پر بیٹھ کر چلیں۔ چنانچہ میں مومن صاحب کے سکوٹر پر ان کے پیچھے بیٹھ گیا۔ ہم دونوں مسجد مبارک قادیان کی طرف چلے جاتے ہیں اور وہاں سیڑھیوں پر چڑھتے ہیں وہاں بہت سے لوگ ہیں وہیں کہیں میں نے اپنی جوتی اُتاری۔ میرے ہاتھ میں ایک لفافہ ہے جس میں غسل کرنے کا سامان ہے یعنی مشک کافور۔ صابن۔ روح کیوڑہ وغیرہ) میں اپنی جوتی ڈھونڈ رہا ہوں کہ ایک بزرگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے لگتے ہیں مجھ سے فرماتے کہ "جوتی کو چھوڑو اور جلدی چلو" میں نے اسی وقت گھبراہٹ میں مومن کو کہا کہ جلد چلیں اور میری آنکھ کھل گئی۔ اُس وقت صبح کے ۳½ بجے تھے میں سیدھے گول بازار اپنی دوکان کو آیا۔ کفن اور نہانے کی چیزیں لیں اور چوہدری صاحب کے گھر ۴½ بجے تک کے قریب پہنچ گیا۔

آخری وقت تک کسی پر بوجھ نہ بنے

اباجان کی معقول پنشن تھی۔ اس کے علاوہ حمید اور اباجان کا ایک جوائنٹ اکاؤنٹ تھا اباجان اکثر اس اکاؤنٹ میں زائد پیسے نہیں رکھتے تھے۔ جب کبھی ضرورت ہوتی تو پیسے نکلوانے سے قبل پتہ کر لیتے کہ کتنے پیسے رہ گئے ہیں۔ وفات سے قریباً ایک ماہ قبل جب بنک سے پتہ کروانے سے بنک والوں نے خود اباجان کو دو تین دفعہ پیغام بھجوایا کہ آپ کے اکاؤنٹ میں پیسے ہیں۔ نکلوا لیں اباجان نے فرمایا "جب ضرورت ہوگی نکلوا لونگا"۔

اسی اثناء میں اباجان کی وفات ہو گئی وفات پر حمید نے کچھ خرچ کیا۔ میں نے پوچھا کہ کتنا خرچ آیا ہے؟ حمید نے جواب دیا ۲۲۰۰/- روپے۔ میں نے حمید کو بتایا کہ میں نے آج ہی بنک سے پتہ کیا تو اباجان کے اکاؤنٹ میں بھی ۲۲۰۰/- روپے ہی ہیں۔ چنانچہ میں نے ۲۲۰۰/- روپیہ نکلوا کر حمید کو دیئے۔ گویا آخری وقت تک اباجان کسی پر بوجھ نہ بنے

فرشتہ سیرت انسان

میں نے اکثر لوگوں کی زبان سے اباجان کے متعلق یہ سنا ہے کہ وہ فرشتہ سیرت انسان تھے جذبات میں کسی نے اباجان کی قبر پر نام والی عارضی تختی پر لکھ دیا "فرشتہ خدا چوہدری فضل احمد صاحب"۔ ۱ فروری کو جب میں پہلی دفعہ اباجان کی قبر پر گیا۔ میرے ہوتے ہوئے ایک اور جنازہ آیا جس کے ساتھ بہت سے مخلص احباب بھی تھے۔ چونکہ "فرشتہ خدا" کے الفاظ کچھ موزوں نہ تھے اس لئے ایک صاحب علم دوست کے اشارہ پر ایک لڑکے نے لفظ فرشتہ کو پین کی سیاہی سے مٹا دیا۔ اگلے روز جب میں دوبارہ قبر پر گیا تو رات کو ہونے والی ہلکی سی بارش کی وجہ سے پین والی سیاہی دُھل چکی تھی اور لفظ فرشتہ پھر صاف پڑھا جا رہا تھا بہرکیف مکرم عطا اللہ حیدر صاحب اپنی نظم میں اباجان کے متعلق لکھتے ہیں۔ ؎

ایک فرشتہ انساں ہو گیا ہم سے جُدا
وہ کہ جسکی نیک نامی پر ہیں شاہد باخدا

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے اباجان کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

بقیہ صفحہ اوّل

جبکہ دو سنیچر اور اتواروں میں لوگ اس قدر آئے کہ پولیس نے لوگوں کو سٹال سے باہر نکالنا پڑا۔ نمائش میں ۸ صفحات پر مشتمل پانچ ہزار کی تعداد میں ایک فولڈر انگریزی اور بنگلہ زبان میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔ جس میں فہرست کتب کے علاوہ جماعت کا تعارف بھی کرایا گیا تھا۔ قریباً تین ہزار ٹریکٹ مفت تقسیم ہوئے۔ ہماری کتابوں کی قیمت بہت معمولی تھی بعض کی قیمت تو صرف ۱۰ سے ۲۵ پیسے رکھی گئی تھی اور اکثر کتابیں ایک روپیہ یا اس سے کم دام کی تھیں لیکن اس کے باوجود قریب سترہ سو روپے کی کتب فروخت ہوئیں بنگلہ ترجمہ قرآن کی بہت مانگ تھی۔ تیس سے زائد انگریزی قرآن فروخت ہوئے۔ آخری روز تک کئی کتابیں ہمارے پاس کلی طور پر ختم ہو گئی تھیں مقامی اخبارات میں بھی ہمارے سٹال کے بارے میں خبریں شائع ہوئیں۔ بعض نے تو صرف نام اور سٹال نمبر اور ہمارے مشن کا ایڈریس ہی دیا جبکہ بعض نے تفصیلی خبریں شائع کیں چنانچہ سب سے زیادہ شائع ہونے والے اخبار روزانہ "آج کل" بنگلہ نے اپنے ۲۲ مارچ کی اشاعت میں لکھا۔

"کلکتہ کی کتابوں کی نمائش میں"

کتابوں کے اس میلے میں ایک نایاب منظر۔ کتابوں کے ایک سٹال میں داڑھی والا ایک کابلی نہایت متانت اور سنجیدگی سے بیٹھا ہے دوکان کے باہر ایک (بیز) میں لکھا ہے "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اور ایک دوسری جگہ لکھا ہے "احمدیہ مسلم انٹرنیشنل"

ایک دوسرے کثیر الاشاعت اخبار روزانہ "آکرش" نے ۲۸ مارچ کے شمارے میں لکھا۔

"کتابوں کے میلے میں مذہبی سٹالوں پر بھیڑ"

قرآن مجید بنگلہ ترجمہ کی مانگ بے حد ہے اس کے بالمقابل مذکورہ ترجمہ قرآن بہت کمیاب ہے۔ البتہ انگریزی قرآن مجید جو مولانا شیر علی صاحب کا ترجمہ ہے سب سے زیادہ مقبول اور فروخت ہوا ہے یہ بات پگڑی اور شیروانی پہنے ہوئے پوری داڑھی والے جو ٹھیٹھ کابلی معلوم ہوتے ہیں۔ مولانا سلطان احمد ظفر احمدیہ مسلم انٹرنیشنل کے نمائندے نے بتائی۔ درحقیقت وہ پنجابی ہیں لیکن بنگلہ بہت اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں میرے سوالوں کا جواب انہوں نے بنگلہ میں ہی دیا ان کی طرف سے شائع کردہ "تیسری عالمگیر جنگ سے نجات کا طریق" کتاب بہت زیادہ فروخت ہوئی ہے۔

اس سٹال کو کامیاب بنانے کے لئے جہاں خدام و انصار نے اپنا قیمتی وقت دیا وہاں جماعت کلکتہ کے مخیر احباب نے مالی تعاون فرمایا محترم امیر صاحب جماعت کلکتہ چندہ کی فراہمی کے لئے کوشاں رہے جزاھم اللہ خیراً۔

اللہ تعالیٰ اس حقیر سعی کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق بخشے اور جماعت کلکتہ کے جملہ خدام انصار اور اطفال کو روحانی جسمانی نعماء کا وارث بنائے اور ان کے جذبہ خلوص میں ترقی بخشے آمین۔

تقریب شادی

مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری زبیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب مرحوم سکنہ کرونڈی ضلع خیرپور (سندھ) پاکستان کی شادی محترم منظور احمد خان صاحب سوز۔ ایم اے وکیل المال تحریک جدید کی ہمشیرہ محترمہ تسلیم حفیظہ صاحبہ بنت مکرم منشی عبد الحفیظ صاحب مرحوم کے ساتھ مورخہ ۲۱/۴/۸۲ کو بمقام کرہل (یو-پی) انجام پائی۔ سات افراد پر مشتمل بارات جو قادیان سے مورخہ ۱۹/۴/۸۲ کو کرہل کے لئے روانہ ہوئی تھی، دلہن کو لیکر مورخہ ۲۲/۴/۸۲ کو بخیر و عافیت قادیان پہنچی اور مورخہ ۲۶/۴/۸۲ کو مکرم چوہدری زبیر احمد صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ پاکستان روانہ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(ادارہ)

بدر کی اعانت ہر احمدی کا فرض ہے

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

• مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو کلکتہ انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مکرم محمود احمد صاحب سلیم سہگل کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم اعجاز احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز محمد عصمت اللہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم ملک صلاح الدین صاحب، مکرم سید [illegible] صاحب معلم وقف جدید، مکرم منظور عالم صاحب قائد، خاکسار اور مکرم سید نور عالم صاحب نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم نعیم احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

• محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کرولی تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۱/۳/۸۲ کو مقامی ناصرات کا جلسہ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد عہد دہرایا گیا۔ بعدہٗ معیار اوّل کی سات، اور معیار دوم کی آٹھ اور معیار سوم کی سات بچیوں نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔

اگلے روز یعنی مورخہ ۲۲/۳/۸۲ کو مستورات کا اجلاس بھی خاکسار کی صدارت میں ہی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد عہد دہرایا گیا۔ ازاں بعد "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی" کے عنوان پر دو بہنوں نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

• مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شورت اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۲ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرم شیخ عبد العلی صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر، مکرم مشتاق احمد صاحب مشتاق، مکرم شیخ عبد الغنی صاحب، خاکسار نذیر احمد عادل، مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب سابق مبلغ سلسلہ اور محترم صدر جلسہ نے سیرت حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگی میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ آمین۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہے کہ جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔

اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روز کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں۔ فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا ان کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی یعنی صدقہ سے پوری ہو جائے۔ پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہش مند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ ان شاء اللہ ان کی طرف سے ان کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، اور سب کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ آمین۔

ولادتیں

(۱) مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۰/۴/۸۲ کو قادیان میں دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "طارق احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش کا پوتا ہے۔

(۲) مکرم میر عبد الحمید صاحب لیکچرار مقیم علی گڑھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱/۴/۸۱ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "عبد العلیم" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میر عبد المجید صاحب یاری پورہ کا پوتا اور مکرم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ کا نواسہ ہے۔

(۳) مورخہ ۳/۴/۸۲ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے نومولودہ کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "ذکیہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کی پوتی اور مکرم یٰسین شریف صاحب مرحوم سکندرآباد کی نواسی ہے۔

قارئین بدر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودین کو نیک صالح و خادم دین بنائے اور درازیٔ عمر سے نوازے۔ آمین۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

• مکرم سید عبد التقی صاحب احمدی برہ پورہ (بہار) نزیل قادیان اپنے بڑے بھائی محترم سید عبد الباقی صاحب مجسٹریٹ درجہ اوّل (مونگیر) کی کامل صحت و شفایابی، چھوٹے بھائی عزیز سید عبد الرفیع [illegible] کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور مع اہل خانہ خود کے بخیر و عافیت مستقر پر پہنچنے کے لئے۔

• مکرم محمد عبد اللہ صاحب گاگرین (سوپیاں، کشمیر) اپنے بیٹے کی کامل شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ • مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب [illegible] بچوں کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ • عزیز محمد ابراہیم شاہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان امتحان میں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• مکرم ہدایت اللہ صاحب احمدی چنداپور کی اہلیہ محترمہ خواجہ بانو صاحبہ کو بتاریخ ۱۸/۴/۸۲ نظام آباد ہسپتال میں آپریشن کے ذریعہ مردہ بچہ تولد ہوا۔ آپریشن کے بعد سے موصوفہ شدید بخار میں مبتلا اور مسلسل بے ہوش ہیں جس کی وجہ سے تشویش ہے موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے۔ • مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا (رانچی) سے مبلغ پندرہ روپے مختلف مدات میں بھجواتے ہوئے عزیز محمد ظفر اللہ کی بی کام تھرڈ ایر کے پرموشن ٹیسٹ اور عزیزان محمد جنید و محمد جاوید سلمہما کی اپنے اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ • مکرم قریشی محمد صادق صاحب شاہجہانپور (یو۔پی) سے مکرم محمد ساجد صاحب قریشی کی نئی ملازمت اور خرید کردہ مکان کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے۔ • مکرم ایم اے ستار صاحب تماپوری حیدرآباد نے SUPER WIN FOOT WEAR کے نام سے مورخہ ۲۳/۴/۸۲ کو اپنی دکان کا افتتاح کروایا ہے موصوف مختلف مدات میں بطور شکرانہ مبلغ ۲۵/- روپے ادا کر کے کاروبار کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے۔ • عزیز مظفر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنی والدہ محترمہ اور جماعت سورو کے تین افراد یعنی مکرم اسماعیل خان صاحب، مکرم شیخ صادق صاحب اور مکرم شمس الدین خان صاحب کی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ • جماعت احمدیہ تیماپور کے ایک مخلص احمدی دوست نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں اپنا سابقہ وعدہ مبلغ پانچ ہزار ایک روپیہ ادا کرنے کے بعد مزید اس قدر نیا وعدہ نوٹ کرایا ہے۔ اس مخلص بھائی کی دینی و دنیوی ترقیات اور ہر قسم کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ • مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ مقیم پونچھ اپنی ہمشیرہ نسبتی عزیزہ امۃ الرشید نرگس سلمہا بنت مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ثاقب مرحوم کی امتحان میٹرک اور برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب ثاقب [illegible] B.R.SC, C.S.G.M. کے امتحان میں نمایاں کامیابی نیز اپنی والدہ محترمہ اور اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ • مکرم سید حمید احمد صاحب مقیم لندن اہلیہ کی بسہولت، فراغت اور نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ کی ولادت، درپیش مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ، خسر محترم کے آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت و شفایابی نیز بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور نیک مقاصد میں کامیابی کے [illegible] کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ اس نہایت ہی بابرکت درسگاہ نے خدا کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ احباب جماعت سے مخفی نہیں ہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کرائیں۔

مدرسہ احمدیہ کا داخلہ یکم تبوک (یکم ستمبر ۱۹۸۲ء) سے شروع ہوگا۔ اس سلسلہ میں مطبوعہ فارم نظارت ہذا سے حاصل کر کے اس کی مکمل خانہ پُری کرنے کے بعد یکم ظہور (اگست ۸۲ء) تک نظارت میں واپس موصول ہونا ضروری ہے۔ اس داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:۔

(۱) ۔۔۔ بچے کی سابقہ تعلیم ہائی سیکنڈری یا کم از کم مڈل تک ہونا ضروری ہے۔

(۲) ۔۔۔ بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

(۳) ۔۔۔ قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ نے امسال بھی آٹھ وظائف منظور فرمائے ہیں جو طالب علم کی ذہنی استعداد اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھ کر دئے جائیں گے۔

خواہشمند احباب تاریخ مذکورہ بالا سے قبل فارم داخلہ پُر کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔ تاکہ بروقت انتخاب کر کے اطلاع دینے میں آسانی ہو۔

وظائف امداد کتب تعلیمی

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے نظارت تعلیم کے بجٹ (مشروط بہ آمد) کی ایک مد (وظائف امداد کتب تعلیمی) کئی سال سے قائم ہے مد مذکورہ سے ایسے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے جو قادیان میں زیر تعلیم ہیں اور جن کے والدین کی آمد کا دائرہ بہت محدود ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد کے تحت حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:۔ ایسی رقوم دفتر محاسب کے نام بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امداد کتب تعلیمی نادار طلباء کی مد میں جمع کی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

"بدر" کے بدل اشتراک کی نئی شرح

اخباری کاغذ کی قیمت، کتابت، طباعت، ٹرانسپورٹ اور اخراجات ڈاک میں غیر معمولی اضافہ کے پیش نظر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ریزولیوشن ۲۶-ع ۲ مورخہ ۲۲-۳-۸۲ کی روشنی میں یکم مئی ۱۹۸۲ء سے اخبار "بدر" کے سالانہ بدل اشتراک میں درج ذیل تفصیل کے مطابق اضافہ کیا گیا ہے:۔

اندرون ملک سالانہ ۲۶/- روپے	(بذریعہ ہوائی ڈاک بیرون)
″ ششماہی ۱۳/- ″	کینیڈا۔ فجی۔ غانا۔ امریکہ۔ سپین۔ نیوزی لینڈ ۲۱۵/- روپے
″ سہ ماہی ۷/- ″	انگلینڈ۔ جرمنی۔ اسرائیل۔ اٹلی۔ زیمبیا۔ افریقہ۔ کینیا۔ ماریشس ۱۷۵/- روپے
بیرون ممالک بذریعہ بحری ڈاک بشمول پاکستان ۷۰/- ″	انڈونیشیا۔ برما۔ ایران۔ ملائیشیا وغیرہ ۱۲۵/- روپے
فی پرچہ ۶۰/۔ پیسے	

اے بدر مجریہ ۲۲/۴/۸۲ میں بیرون ملک۔ بذریعہ بحری ڈاک۔ اخبار کی شرح چندہ غلطی سے ۶۰/- روپے لکھی گئی ہے قارئین اس کی درستی فرمالیں۔

منیجر ہفت روزہ بدر قادیان

پروگرام دورہ مکرم وحید الدین صاحب بطور انسپکٹر تحریک جدید

برائے صوبہ یوپی و بہار

جملہ احباب و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ صوبہ یوپی و بہار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم وحید الدین صاحب ذیل کے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق بطور انسپکٹر تحریک جدید دورہ کریں گے۔ جملہ احباب و عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ موصوف کے ساتھ مکمل تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۰/۵/۸۲
[illegible]	۱۱/۵/۸۲	۱	۱۲/۵/۸۲
انبیٹہ	۱۲	۱	۱۳
شیر گڑھ	۱۳	۱	۱۴
امروہہ	۱۴	۲	۱۶
دہلی	۱۶	۳	۱۹
[illegible]	۱۹	۱	۲۰
صادق نگر	۲۰	۱	۲۱
[illegible]	۲۱	۱	۲۲
مین پوری	۲۲	۱	۲۳
[illegible]	۲۳	۱	۲۴
شاہجہانپور کٹیا	۲۴	۳	۲۷
[illegible]	۲۷	۲	۲۹
جھانسی	۲۹	۱	۳۰
[illegible]	۳۱	۱	۱/۶/۸۲
[illegible]	۲/۶/۸۲	۱	۳
[illegible]	۳	۱	۴
فتح پور ہسوہ [illegible]	۴	۲	۶
لکھنؤ	۶	۲	۹
گھونڈہ	۹	۱	۱۰

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
فیض آباد	۱۰/۶/۸۲	۱	۱۱/۶/۸۲
بنارس	۱۱	۱	۱۲
آرہ	۱۲	۱	۱۳
اردول	۱۳	۱	۱۴
گیا	۱۴	۱	۱۵
پٹنہ	۱۴	۲	۱۶
مظفر پور موتی ہاری	۱۶	۲	۱۸
بھاگلپور	۱۹	۲	۲۱
برپورہ	۲۱	۲	۲۳
خانپور ملکی	۲۳	۲	۲۵
بلاری	۲۵	۱	۲۶
مونگھیر	۲۶	۱	۲۷
بھاگلپور	۲۷	۱	۲۸
[illegible]	۲۸	۱	۲۹
بھاگلپور	۲۹	۱	۳۰
رانچی [illegible]	۳۰	۲	۲/۷/۸۲
جمشید پور	۳/۷/۸۲	۲	۵
موسی بنی [illegible]	۵	۶	۱۱
قادیان	۱۱/۷/۸۲	-	-
...	...	...	...

ہفتہ اطفال

جملہ قائدین مجالس اور ناظمین اطفال خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکزی لائحہ عمل کے مطابق مورخہ ۲۵ تا ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء ہفتہ اطفال کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس ہفتہ میں ۔۔

- ۔۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کے لئے کی گئی گزشتہ چھ ماہ کی کارگذاری کا جائزہ لیں۔
- ۔۔ اگر فارم تجنید اور تشخیص بجٹ تا حال ارسال نہ کئے گئے ہوں تو اس ہفتہ میں ارسال کرنے کی کوشش فرمائیں۔
- ۔۔ اس ہفتہ میں اطفال الاحمدیہ کے اجلاسات اور علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائیں۔
- ۔۔ اگر آپ کی مجلس میں اطفال کی دینی کلاس تا حال شروع نہیں ہوئی تو اس ہفتہ سے ہی اس کلاس کا افتتاح بھی کر دیں۔
- ۔۔ ہفتہ اطفال کی رپورٹ ۱۵ جون سے قبل مرکز کو ارسال فرمائیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دعا

مکرم فیروز الدین انور صاحب کلکتہ کی چھوٹی بیٹی عزیزہ فریدہ انور سلمہا گذشتہ دنوں امتحان میٹرک کے دوران امتحان ہال ہی میں سر چکرانے کی وجہ سے گر گئیں۔ اس کے بعد سے عزیزہ شدید بخار میں مبتلا ہے۔ ہر ممکن علاج و معالجہ کے باوجود بخار ٹوٹ نہیں رہا۔ بچی کے ذہن پر تعلیمی سال کے ضائع ہو جانے کا بھی شدید اثر ہے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو کامل صحت و شفایابی عطا فرمائے اور والدین کی تشویش دور کرے۔ (ادارہ)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475

RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون ہل

نمبر ۵۰-۲-۱۸

فلک نما

حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال

تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-

23-5222

23-1552 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرس لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے: ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پُرزہ جات بھی

ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

محبت سب کے لئے

نفرت کسی سے نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ

ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES.

17, A - RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,

32, SECON MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر - ۴۳۴۷۱۷

ارشاد نبوی

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ - دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے۔ (حدیث)

خیر خواہی خواہ مخلوق کی ہو، خواہ رسول کی، خواہ خدا کی یعنی جو سلسلہ خدا نے قائم کیا ہے اس کی ترقی میں کوشاں رہنا۔ اور تبلیغ میں رسول کی امداد کرنا اور مخلوق پر شفقت کرنا۔

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کریگا۔" (سنن ابن ماجہ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش: محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی

مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 3RD MAIN ROAD.

KASTURBANAGAR BANGALORE-560026.

MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - باری پورہ - کشمیر

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۲۰/۴/۳ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد (آندھرا)

فون - ۴۲۳۰۱

حیدر آباد میں

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد موٹر ریپیئرنگ ورکشاپ

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کر دو!"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں!

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!